فضلاتِ رسولِ پاک ہیں

(تصنیفِ لطیف)

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ من کان نبیاؤ آدم بین الماء والطین

امابعد! حضور ﷺ کی بشری شکل سے لوگوں کو دھوکہ ہوا کہ آپ میں اور ہماری بشریت میں کوئی فرق نہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں بشر کی عام اور غلیظ اشیاء(فضلات) کے بالمقابل حضور ﷺ کے فضلاتِ مبارکہ کی تفصیل عرض کی ہے تاکہ اہل اسلام کو یقین ہو کہ حضور نبی پاک ﷺ کی حقیقت نوری بشریت کے لباس میں ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

۲۰ صفر ۱۴۲۲ھ، بمطابق ۲۰۰۱ء بروز سوموار شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین

وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الطاھرین

امابعد! فقیر قادری مدینے کا بھکاری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ اہل اسلام سے عرض گزار ہے کہ حضور ﷺ کی بشریت، آدمیت، انسانیت حق ہے لیکن انہیں اپنے جیسا سمجھنا گمراہی اور سراسر تباہی ہے۔اس سے آپ کا ہماری جنس ہونا ثابت نہیں کرتا کہ ان کی بشریت کی حقیقت بھی ہماری جیسی ہے بلکہ آپ کی بشریت کے لوازمات (ضروریات) گواہ ہیں کہ آپ نور علیٰ نور ہیں اور ہماری بشریت گندگیوں اور غلاظتوں سے بھرپور۔ یہاں صرف فضلات کے بارے میں گفتگو ہو گی۔

پہلے ایک مقدمہ آخر میں ایک خاتمہ اور درمیان میں دو باب۔ مقدمہ میں عقیدۂ اہل سنت و نظریہ اہل باطل کے ساتھ اسلاف صالحین رحمہم اللہ کی آراء مقدسہ اور ابواب میں فضلاتِ مبارکہ کی تفصیل اور خاتمہ میں خصائص کریمہ کا ذکر ہے۔

مقدمہ

حضور سرورِ عالم ﷺ کے بشری جسم کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لطیف و نظیف (ستھرا) اور پاکیزہ و مطہر کر دیا تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت (elemental and materialistic density) باقی نہ رہی تھی اس لئے چاند سورج چراغ وغیرہ کی روشنی میں جب حضور ﷺ تشریف لاتے تو جسم اقدس اس روشنی کے لئے حائل نہ ہوتا تھا اور دیگر اجسام کثیفہ (denser objects) کی طرح حضور ﷺ کے جسم پاک کا کوئی تاریک سایہ نہ پڑتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کے فضلات ہماری طرح کثیف (گدلا) اور بدبودار تھے۔

عقیدۂ اھل سنت: ہم حضور ﷺ کو ایسا بشر مانتے ہیں جس میں بشریت کے عیوب و نقائص نہ ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش (تخلیق) میں "محمد" پیدا کیا ہے جس کے معنی ہیں "حمد کیا ہوا" حمد کے معنی ہیں "تعریف و ثناء" ظاہر ہے کہ تعریف و ثناء حمد و خوبی پر ہی ہو سکتی ہے۔ عیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضور ﷺ چونکہ اپنے مرتبہ و مقام میں مطلقاً محمد ہیں اس لئے ذاتِ مقدسہ میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جا سکتی جو حضور ﷺ کے حق میں کسی اعتبار سے بھی عیب قرار پائے۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ نجاست و غلاظت، کثافت و ثقالت (بھاری پن) ہر عیب سے حضور ﷺ پاک

ہیں اور آپ کی بے عیب بشریت محمدیت کی دلیل ہے۔ رہا یہ امر کہ لفظ **مثلکم** [1] سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ہماری مثل ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حصر (حدبندی) اضافی ہے یعنی "**بالنسبة الی الالوهية**" اس لئے آیت کے معنی یہ ہیں کہ یعنی میں عدم الوہیت میں تمہارے جیسا ہوں۔

فضلاتِ مبارکہ: حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ مادی کثافتیں نہیں بلکہ نورانی اور روحانی لطافتیں ہیں جو نہ صرف طاہر و مطہر ہیں بلکہ موجب شفاء (شفاء کا باعث) اور سبب صد برکات ہیں اور جنہیں نصیب ہوا وہ ان کی خوشبو سے معطر اور مرنے کے بعد جنت کا حقدار بنا۔ اسی لئے ہم اہل سنت حضور ﷺ کو نوری بشر مانتے ہیں۔ حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی حضور ﷺ کی بشریتِ مطہرہ کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وكونه مخلوقا من النور ولا ينافيه كما توهم [2]

یعنی: اور نبی کریم ﷺ کا نور سے مخلوق ہونا حضور ﷺ کی بشریت کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا۔

عقیدہ وہابیہ دیوبندیہ: غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی کہتے ہیں بشریت میں نبی علیہ السلام ہماری طرح ہیں صرف یہی فرق ہے کہ وہ نبوت کے وصف سے موصوف ہیں اور ہم نبی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ و تقویۃ الایمان)

واضح فرق: ضد لاعلاج ہے ورنہ حضور نبی پاک ﷺ کی بشریت اور عام بشریت میں واضح فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ کو لفظاً و صورۃ بشر مانا جائے باقی کسی شئے کو آپ سے نسبت نہیں۔

خلقتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام: چونکہ حضور ﷺ کی خلقت تمام کائنات میں کسی سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے حضور ﷺ کے حوائج و ضروریات کو بھی کسی کے حوائج و ضروریات سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "**مکتوبات شریف**" میں فرماتے ہیں:

باید دانست که خلق محمدی در رنگ خلق سائر افرادِ انسانی نیست بلکه بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد که او ﷺ اسم جا وجودِ نشأة عنصری ازنور حق جل وعلی گشته است (مکتوبات شریف، جلد3)

حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ: **کما قال علیه الصلوٰة والسلام خلقت من نور الله**

جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی ﷺ دیگر افرادِ انسانی کے پیدائش کے رنگ میں نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ کی خلقت (پیدائش) افرادِ عالم سے کسی فرد کی خلقت (پیدائش) کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **خلقت من نور الله** [3]

---

[1] (قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ترجمہ: تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے)

[2] (نسیم الریاض، الفصل الاول فیما ورد من ذکر مکانته عند ربه، 36/3، دار الکتب العلمیة، الطبع الاولی 1421ھ 2001م)

[3] (مکتوبات شریف فارسی، حصہ نهم، 153/3، مکتبہ سعیدیہ لاہور)

یعنی میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا۔

فائدہ: حضور ﷺ کی تخلیق مذکور کو وہابی دیوبندی نہ مانے تو اس کی بد قسمتی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تخلیق یوں ہی ہے جب تخلیق ایسی ہے تو پھر آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر تمام غلیظ تصورات آپ کے لئے دل میں جمانا شوم بختی (بد قسمتی) نہیں ہے تو کیا ہے!

تمام انسان نجاست و غلاظت میں لتھڑے پیدا ہوتے ہیں اور انہیں پیدائش کے بعد غسل دے کر صاف ستھرا کیا جاتا ہے مگر حضور نبی پاک ﷺ پاک پیدا ہوئے اور آپ پیدائشی طور پر بشریت کی کثافتوں سے پاک تھے۔ حضور ﷺ کی ولادتِ باسعادت نور و ضیاء کے ساتھ ہوئی اور روشنی میں شام کے محلات چمکنے لگے۔

حضرت ملا علی قاری "شرح شفاء" میں فرماتے ہیں:

(أنها قالت ولدته نظيفا) أي نقيا (ما به قذر) بفتحتين أي وسخ ودرن كذا رواه ابن سعد في طبقاته وروي أنه ولدته أمه بغير دم ولا وجع[4] (شرح الشفاء)

حقیقت محمدی ﷺ کی نورانیت:

وَمِمَّا ظَهَرَ مِنْ عَلَامَاتِ نُبُوَّتِهِ عِنْدَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَهُ مَا أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا حَضَرَتْ آمِنَةَ أُمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدَلَّى حَتَّى أَقُولَ لَتَقَعُنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَدَتْ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالدَّارُ وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَيْنَ وَإِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ أخرجه أَحْمد وَصَححهُ بن حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ عِنْدَ أَحْمد نَحوه وَأخرج بن إِسْحَاقَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَضَاءَتْ لَهُ بُصرِي من أَرض الشَّام "[5]

(فتح الباری، کتاب المناقب)

یعنی ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں حضور ﷺ کے وہ علاماتِ نبوت جو ولادتِ مقدسہ کے وقت اور اس کے بعد ظاہر ہوئے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا اخراج طبرانی نے کیا ہے۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی نے اپنی والدہ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ عندالوالادت (پیدائش کے وقت) میں حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر تھی جب انہیں دردزہ (بچے کی پیدائش کے وقت ماں کو ہونے والا درد) لاحق ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا اس قدر نزدیک

---

[4] (شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی لہ المحاسن خلقا و خلقا باب اما نظافۃ جسمہ وطیب ریحہ وعرقہ، 1/173، دار الکتب العلمیۃ البطع الاولی 1421ھ)

[5] (فتح الباری، کتاب المناقب، الباب علامات النبوۃ فی الاسلام، الجزء 10/378، دار المعرفۃ بیروت، 1379ھ)

ہوگئے کہ گویا مجھ پر گرے پڑے تھے۔ جب حضرت آمنہ نے حضور ﷺ کو جنا تو حضرت آمنہ سے ایک ایسا نور نکلا کہ جس سے سارا گھر منور ہو گیا اور ساری حویلی روشن ہوگئی۔ اس حدیث کی شاہد حضرت عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اُس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے اور اس کے متعلق میں تمہیں بتاؤں گا(اور یہ ہے) بے شک میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو اُنہوں نے دیکھا تھا اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی ماؤں کو خوابیں دکھائی جاتی ہیں اور حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے حضور ﷺ کو جنتے وقت ایک ایسا نور دیکھا تھا جس سے شام کے تمام محلات روشن ہو گئے تھے۔

اس حدیث کا امام احمد نے اخراج کیا اور ابن حبان و حاکم نے اس کو صحیح کہا اور امام احمد کے نزدیک ابوامامہ کی حدیث اسی کی مانند ہے اور ابو اسحق نے ثور بن یزید سے بروایت خالد بن معدانی حضور ﷺ کے اصحاب سے بھی اسی کی مانند روایت کیا اور اس روایت میں ہے کہ اس نور کی وجہ سے ارضِ شام کا شہر بصریٰ روشن ہو گیا۔[6]

گھر کی گواہی: ابن کثیر میں اسی واقعہ کی روایت میں یہ مضمون بھی وارد (آیا) ہوا کہ ولادت باسعادت کے وقت جو نورِ محمدی چمکا اس کی روشنی میں ملک شام کے شہر بصرہ کے اُونٹوں کی گردنیں چمکنے لگیں۔[7] چونکہ حضور ﷺ کی خلقت بے مثالی لطیف و نظیف اور نورانی ہے اس لئے کسی قسم کی غلاظت و کثافت جسم اقدس میں نہیں پائی جاتی اس لئے حضور ﷺ کے جملہ فضلات مبارک پاک تھے۔ تفصیل تو ہم آگے چل کر عرض کریں گے یہاں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

جسم مبارک: حضور ﷺ کے جسم اقدس کا مادی کثافتوں سے پاک ہونا ان احادیث شریفہ سے بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہے جن میں وارد ہوا کہ حضور ﷺ کی خوشبو کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشبو نہ کر سکتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) ما شممت عنبرا قط، ولا مسكا، ولا شيئا أطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم[8] (مسلم)

یعنی میں نے کوئی مشک و عنبر یا کوئی شے حضور ﷺ کی خوشبو مبارک جیسی خوشبو نہیں سونگھی۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ مدینہ کی راہوں میں سے کسی راہ سے گزرتے تو اہل مدینہ ان راہوں میں مہکتی ہوئی خوشبو پاتے تھے اور کہتے تھے کہ اس راستے سے رسول اللہ ﷺ گزرے ہیں[9] (اس حدیث کو ابویعلی اور بزاز نے صحیح السند سے روایت کیا)۔ (المواہب اللدنیہ، صفحہ 82)

(۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے رخسار کو چھوا تو اُنہوں نے حضور ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی تیز خوشبو گویا کہ حضور ﷺ نے عطر فروش کے عطر کے کپ سے اپنے مبارک ہاتھ کو نکالا ہے[10] اور ان کے غیر نے کہا کہ

---

[6] (الخصائص الكبري ،الباب فائدة، 79/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

[7] (تفسير ابن كثير ، سورة البقرة، تحت آيت 129، 317/1، دار الكتب العمية، طبعة: الأولى 1419 هـ)

[8] (صحيح المسلم ،كتاب الفضائل، الباب طيب رائحة النبى صلى الله عليه وسلم ،1814/4، الحديث 2330, دار إحياء التراث العربي بيروت)

[9] (مواہب اللدنيه، باب، الفصل الاول فى كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 89/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

حضورﷺ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں بہر صورت حضورﷺ سے مصافحہ کرنے والا (ہاتھ ملانے والا) اپنے ہاتھ میں تمام دن حضورﷺ کے دست مبارک کی خوشبو پاتا تھا اور حضورﷺ کسی بچے کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیتے تھے تو حضورﷺ کی خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں میں پہچان لیا جاتا تھا۔

(مواہب لدنیہ جلد 1، صفحہ 283)

پسینہ پاک: (۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دوپہر کو آرام فرمایا سوتے میں حضورﷺ کو پسینہ آرہا تھا۔ میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور اس میں حضورﷺ کا پسینہ مبارک جمع کیا۔ حضورﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ اے اُم سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ میری والدہ نے عرض کیا حضورﷺ یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے اپنی خوشبو بنا رہے ہیں اور یہ سب خوشبوؤں سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔[11] (مواہب لدنیہ جلد 1 صفحہ 283)

(۲) امام قسطلانی شارح بخاری "مواہب لدنیہ" میں فرماتے ہیں:

وأما طيب ريحه صلى الله عليه وسلم وعرقه وفضلاته، فقد كانت الرائحة الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيبا. (مواہب لدنیہ جلد 1 صفحہ 283)

یعنی بہر نوع حضورﷺ کی ریح مبارک، پسینہ مقدس اور فضلات شریفہ کی مہکتی ہوئی خوشبو میں سے حضورﷺ کی ذات مقدسہ کی صفات تھیں خواہ حضورﷺ خوشبو لگائیں یا نہ لگائیں۔

(۳) ابو یعلی اور طبرانی نے ایک شخص کا قصہ روایت کیا کہ اس کے پاس کچھ نہ تھا اور اسے اپنی بیٹی کی شادی کرنا تھی اُس نے حضورﷺ سے استعانت (مدد چاہی) کی۔ حضورﷺ نے اس سے ایک شیشی منگائی اور اس میں اپنا مبارک پسینہ بھر کر اسے دے دیا اور فرمایا اپنی لڑکی سے کہو وہ اپنے بدن پر میرے پسینہ کو بطورِ خوشبو استعمال کرے تو تمام اہل مدینہ اس کی خوشبو سے معطر ہو جاتے تھے اس لئے لوگوں نے اس گھر کا نام بین المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) رکھ دیا۔ (مواہب لدنیہ، جلد 1 صفحہ 282)

(۴) وروی أنه كان يتبرك ببوله ودمه صلى الله عليه وسلم۔ (مواہب لدنیہ جلد 1 صفحہ 284)

یعنی روایت ہے کہ حضورﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔

(۵) وفي كتاب الجوهر المكنون في ذكر القبائل والبطون: أنه لما شرب أي عبد الله بن الزبير دمه تضوع فمه مسكا، وبقيت رائحته موجودة في فمه إلى أن صلب رضي الله عنه[12]

---

[10] (مواہب اللدنیه، باب، الفصل الاول في كمال خلقته و جمال صورته ﷺ، 64/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[11] (مواہب اللدنیه، باب، الفصل الاول في كمال خلقته و جمال صورته ﷺ، 2/ 89 الى 90، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[12] (مواہب اللدنیه، باب، ومنها: انه وقع الي الارض رافعا اصبعيه، 338/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

یعنی کتاب "جوہر مکنون" میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے بدن سے پچھنوں (cupping) کے ذریعے نکالا ہوا خون پیا تو ان کے دہن مبارک (منہ) سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ سے ہمیشہ مہکتی رہی یہاں تک کہ ان کو سولی دی گئی۔

بول مبارک: ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کو اُٹھے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ حضور ﷺ کی ایک خادمہ جن کا نام ام ایمن یا برکہ ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی تو میں نے پانی سمجھ کر حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا۔ صبح کو حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضور وہ میں نے پی لیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کبھی پیٹ کی بیماری نہ ہو گی۔[13] (نسیم الریاض، جلد 1، صفحہ 449،448)

فائدہ: محدثین کرام ملا علی قاری، علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا کہ یہ حدیث "بخاری و مسلم" کی شرط پر صحیح اور اسی لئے دار قطنی محدث نے امام بخاری اور امام مسلم پر الزام عائد کیا کہ جب یہ حدیث "بخاری و مسلم" کی شرط کے موافق صحیح تھی تو انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں کیوں درج نہ کیا اگرچہ یہ الزام صحیح نہیں اس لئے کہ شیخین نے کبھی اس بات کا التزام (لازم) نہیں کیا کہ جو حدیث ہماری مقرر کی ہوئی شرط پر صحیح ہو گی ہم ضرور اس کو اپنی صحیحین میں لائیں گے لیکن دار قطنی کے اس الزام سے یہ بات ضرور ثابت ہو گئی کہ یہ حدیث علیٰ شرط الشیخین صحیح ہے۔[14]

(نسیم الریاض جلد 1، صفحہ 448 اور شرح شفاء ملا علی قاری جلد 1، صفحہ 163)

فضلاتِ خوشبوناک: اس حدیث سے اور اسی مضمون کی دیگر احادیث صحیحہ سے جلیل القدر ائمہ دین اور اعلامِ اُمت محدثین کرام اور فقہاء نے حضور ﷺ کے بول مبارک بلکہ جمیع فضلاتِ شریفہ کی طہارت کا قول کیا جیسا کہ بالتفصیل عبارات نقل کی جائیں گی بلکہ بعض روایات حضراتِ محدثین و شارحین کرام مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شرح شفاء" میں حسبِ ذیل روایت نقل فرماتے ہیں:

وروي أن رجلا قال رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أبعد في المذهب فلما خرج نظرت فلم أر شيئا ورأيت في ذلك الموضع ثلاثة أحجار اللاتي استنجى بهن فأخذتهن فإذا بهن يفوح منهن روائح المسك فكنت إذا جئت يوم الجمعة المسجد أخذتهن في كمي فتغلب رائحتهن روائح من تطيب وتعطر[15] (شرح الشفاء)

یعنی (صحابہ کرام میں سے) ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضور ﷺ ضرورت رفع فرمانے کے لئے بہت دور تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے اس جگہ نظر کی کچھ نہ پایا البتہ تین ڈھیلے پڑے تھے جن سے حضور ﷺ نے استنجا فرمایا تھا میں نے انہیں اُٹھا لیا ان ڈھیلوں سے مشک کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں۔ جمعہ کے دن جب میں مسجد میں آتا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کے خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

شوافع کارد: علامہ ابن حجر عسقلانی "شارح بخاری فتح الباری شرح بخاری" میں طہارۃ فضلات شریفہ کا مضمون یوں ارقام فرماتے (لکھتے) ہیں:

---

[13] (نسیم الریاض، فصل فی نظافۃ جسمہ، 34/2، دار الکتب العلمیۃ، الطبع الاولی 1421ھ 2001م)

[14] (نسیم الریاض، فصل فی نظافۃ جسمہ، 31/2، دار الکتب العلمیۃ، الطبع الاولی 1421ھ 2001م)

[15] (شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی لہ المحاسن خلقا وخلقا باب، اما نظافۃ جسمہ وطیب ریحہ وعرقہ، 170/1، دار الکتب العلمیۃ البطع الاولی 1421ھ)

وَقَدْ تَكَاثَرَتِ الْأَدِلَّةُ عَلَى طَهَارَةِ فَضَلَاتِهِ وَعَدَّ الْأَئِمَّةُ ذَلِكَ فِي خَصَائِصِهِ فَلَا يُلْتَفَتُ إِلَى مَا وَقَعَ فِي كُتُبِ كَثِيرٍ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ مِمَّا يُخَالِفُ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَقَرَّ الْأَمْرُ بَيْنَ أَئِمَّتِهِمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالطَّهَارَةِ[16]

(فتح الباری، کتاب الوضوء ، الباب الماء الذی یغسل به شعر الانسان وکان عطاء لا یری به ، الجزء 1، الصفحة276)

یعنی بیشک بڑی کثرت سے دلیلیں قائم ہیں حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کے ظاہر ہونے پر اور ائمہ نے اس کو حضور ﷺ کے خصائص سے شمار کیا ہے لہذا اکثر شافعیہ کی کتابوں میں جو اس کے خلاف واقع ہوا ہے قطعاً قابل التفات (توجہ) نہیں اس لئے کہ ان کے ائمہ کے درمیان پختہ اور مضبوط قول طہارۃ ﷺ کا ہے اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف کچھ کہتا ہے تو میرے کان اس کے سننے سے بہرے ہیں۔

قسطلانی شارح بخاری: امام قسطلانی شارح صحیح بخاری "مواہب لدنیہ شریف" میں حضور ﷺ کے تمام فضلات شریفہ کی پاکی اور طہارۃ کا بیان فرماتے ہیں: وروی أنه كان يتبرك ببوله ودمه صلى الله عليه وسلم۔[17] (مواہب لدنیہ جلد1، صفحه284)

یعنی مروی ہے کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور خون مقدس سے برکت حاصل کی جاتی تھی۔

آگے چل کر فرماتے ہیں:

فی كتاب الجوهر المكنون فی ذکر القبائل والبطون: أنه لما شرب أی عبد الله بن الزبير دمه تضوع فمه مسكا، وبقيت رائحته موجودة فی فمه إلی أن صلب رضی الله عنه (مواہب لدنیہ جلد1صفحه184)

یعنی کتاب "الجواهر المكنون فی ذكر القبائل البطور" میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب حضور ﷺ کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو مہکی اور وہ خوشبو ان کے منہ میں انہیں سولی دیئے جانے تک باقی رہی۔

آگے چل کر اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قال النووی فی شرح المهذب: واستدل من قال بطهارتهما بالحديثين المعروفين: أن أبا طيبة الحجام حجمه صلى الله عليه وسلم وشرب دمه ولم ينكر عليه، وأن امرأة شربت بوله صلى الله عليه وسلم فلم ينكر عليها. وحديث أبي طيبة ضعيف، وحديث شرب البول صحيح رواه الدار قطنی وقال: هو حديث حسن صحيح، وذلك كاف فی الاحتجاج لكل الفضلات قياسا، ثم إن القاضی حسينا قال: الأصح القطع بطهارة الجميع انتهى۔[18] (مواہب لدنیہ، جلد1صفحه 285)

---

[16] (فتح الباری ، الباب، قوله باب الماء ، 272/1، دار المعرفة بيروت، 1379)

[17] (مواہب اللدنیه، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 92/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[18] (شرح الزرقانی، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 551/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

یعنی علامہ نووی نے "شرح مہذب" میں فرمایا اور استدلال کیا ان لوگوں نے جو حضور ﷺ کے حدیثین معروفین یعنی بول و براز (پیشاب پاخانہ) کی پاکی اور طہارۃ کے قائل ہیں اس حدیث سے کہ حضرت ابوطیبہ حجام نے حضور ﷺ کے پچھنے لگائے تو حضور ﷺ کا پچھنوں سے نکلا ہوا خون پی گئے اور حضور نے ان پر انکار نہ فرمایا۔ نیز ایک عورت نے حضور ﷺ کا پیشاب مبارک پی لیا اور اس پر بھی حضور ﷺ نے انکار نہ فرمایا ابوطیبہ والی حدیث ضعیف ہے اور بول مبارک پینے کی حدیث صحیح ہے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیثیں ایک دوسرے پر قیاس کر کے تمام فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے بعد علامہ نووی نے فرمایا کہ قاضی حسین کا قول اسی مسئلہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے تمام فضلاتِ شریفہ کو قطعاً طاہر مانا جائے۔[19] (نسیم الریاض جلد1، صفحہ448، زرقانی شرح مواہب جلد2، صفحہ231)

حوالے: "مدارج النبوۃ" وغیرہ معتبر کتابوں میں حضور ﷺ کے فضلات شریفہ کی طہارۃ منصوص و مرقوم ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو "فتاویٰ شامی" میں ارقام فرمایا:

صحح بعض أئمة الشافعية طهارة بوله صلى الله عليه وسلم وسائر فضلاته. وبه قال أبو حنيفة كما نقله في المواهب اللدنية عن شرح البخاري للعيني وصرح به البيري في شرح الأشباه. قال الحافظ ابن حجر: تظافرت الأدلة على ذلك. وعد الأئمة ذلك من خصائصه صلى الله عليه وسلم. ونقل بعضهم عن شرح المشكاة لمنلا علي القاري أنه قال: اختاره كثير من أصحابنا. وأطال في تحقيقه في شرحه على الشمائل في باب ما جاء في تعطره عليه الصلاة والسلام [20] (شامی جلد1 صفحہ293)

یعنی اور صحیح قرار دیا بعض ائمہ شافعیہ نے حضور ﷺ کے پیشاب مبارک اور باقی تمام فضلات شریفہ کی طہارۃ اور پاکیزگی کو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جیسا کہ مواہب میں عینی "شرح بخاری" سے نقل کیا ہے اور اس کی تصریح علامہ بیری نے "شرح اشباہ" میں فرمائی اور حافظ ابن حجر عسقلانی "شارح بخاری" نے کہا کہ حضور ﷺ کے بول مبارک اور تمام فضلاتِ شریفہ کی پاکی اور طہارۃ پر قوی دلیلیں قائم ہیں اور ائمہ نے اسے حضور ﷺ کے خصائص کریمہ میں شمار کیا ہے اور بعض علماء نے ملا علی قاری کی "شرح مشکوۃ" سے نقل کیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے اکثر اصحابِ حنیفہ کا اس مسئلہ میں پسندیدہ قول یہی ہے کہ حضور ﷺ کے جمیع فضلاتِ شریفہ طیب و طاہر اور پاک ہیں اور ملا علی قاری نے اپنی "شرح على الشمائل باب ماجاء فی تعطرہ ﷺ" میں طہارۃ فضلاتِ شریفہ کو ثابت کرنے کے لئے پوری تحقیق کے ساتھ طویل کلام فرمایا ہے۔

فائدہ: طہارتِ فضلاتِ شریفہ کے ثبوت میں جلیل القدر علماء محدثین کی بے شمار عبارتیں ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم جلد تیار ہو جائے بخوف طوالت (مضمون لمبا ہونے کا خوف) ہم قدر ضرورت پر اکتفا کرتے ہیں۔

مخالفین کے اکابر کے حوالے:

[19] (نسيم الرياض، فصل في نظافة جسمه، 30/2، دار الكتب العلمية، الطبع الاولى 1421ھ 2001م)

[20] (الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الطهارت، باب الانجاس، 318/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

(۱) مفتی الٰہی بخش مرحوم نے ایک حدیث شریف نقل کی وہ یہ کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک صحابی کے بال کو اپنی مبارک انگلی سے چھو لیا تو اس نے مرتے دم تک اس بال کو جس کو حضور ﷺ نے چھوا تھا مونڈا نہیں اور بعض نے تو یہاں تک مبالغہ (آگے بڑھنا) کیا کہ آپ کی فصد (جسم کی رگ سے گندا خون نکالنا) کا خون تک بھی پی لیا۔

(۲) "رسالہ شیم الحبیب قلمی صفحہ 5" مصنف مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی خاتم مثنوی (جس کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے مستند اور متبرک سمجھ کر نشر الطیب میں بتامہا نقل کیا ہے) دراصل وہ چند احادیث کا خلاصہ ہے وہ احادیث یہ ہیں۔

قال انس ماشممت عنبر اقط و مسکا ولا شئاً اطیب من محمد رسول اللہ ﷺ وکان یصافح فیظل یومہ یجد ریحہا ویضع یدہ علی راس الصبی فیعرف من بین الصبیان بریحہا ونام فی دار انس فجاء ت امہ بقاررۃ تجمع فیہا عرقہ فالہا رسول اللہ ﷺ عن ذالک فقالت نجعلہ فی طیبنا وھو اطیب الطیب وذکر امام البخاری فی التاریخ الکبیر عن جابر لم یکن یم النبی ﷺ فیتبعہ احد الاعراف انہ سلک من طیبہ قال اسحق بن راھویہ ان تلک کانت رائحۃ بلاطیب وروی ابراھیم بن اسماعیل عن جابر انہ اردفنی رسول اللہ ﷺ فالتقمت خاتم النبوۃ بفی فکان ینیم علی مسکاً وروی انہ اذا تغوط انشقت الارض فابتعلت غائطہ و بولہ وفاحت لذلک رائحۃ طیبۃ کذا روت عائشۃ ولذاقیل بطھارۃ الحدثین منہ حکاہ ابوبکر بن سابق المالکی وابو نصر وشرب مالک بن سنان دمہ ویوم احد و مصتہ فقال لن یصیبہ النار وشرب عبداللہ بن زبیر دم حجامۃ و شربت برکہ وام ایمن خادمۃ رسول اللہ ﷺ فلم تجداہ الا کماء عذب طیب۔

یعنی حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو کو مشک اور عنبر وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ پایا اور آپ کسی سے مصافحہ فرماتے ، ہاتھ ملاتے تو سارا دن اس کے ہاتھوں میں خوشبو پائی جاتی آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ اور بچوں میں خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہوتا۔ آپ حضرت انس کے گھر میں سونے لگے تو اس کی ماں ایک شیشی میں آپ کا پاک پسینہ جمع کرنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیوں؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں گے اور یہ بہترین خوشبو ہے اور امام بخاری نے "تاریخ کبیر" میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ جس کوچہ سے گزر جاتے راستہ چلنے والوں کو کوچہ کے معطر ہونے کی وجہ سے پتہ چل جاتا کہ آپ اس راستہ سے گزرے ہیں۔ حضرت اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ خوشبو کسی خوشبو کے استعمال کی وجہ سے نہ تھی۔ حضرت ابراہیم بن اسماعیل مزنی نے فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک بار حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیچھے سوار کر لیا اور میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لے لیا تو مشک کی لپٹیں آنے لگیں اور روایت کیا گیا ہے کہ آپ جب قضا حاجت فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات کو نگل جاتی اور اس جگہ سے پاکیزہ خوشبو آتی رہتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے اور اسی لئے حضور ﷺ کی دونوں حدثوں سے پاکی کا قول لیا گیا ہے اسے ابو بکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نے بیان کیا ہے اور مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ اُحد کے روز آپ کے زخم کو چوسا اور خون پی لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو آگ نہیں پہنچے گی اور عبد اللہ بن زبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پچھنے کا خون پی لیا اور اُم ایمن حضور ﷺ کی باندی نے بے خبری میں آپ کا پیشاب پی لیا اور انہیں ایسا معلوم ہوا کہ پاکیزہ خوشبودار اور آبِ شیریں ہے۔

مذھب ائمہ اسلام: الحمد للہ اسلام کے مسلم ائمہ مجتہدین (جو علم و عمل، عقل و دانش، دیانت و تقویٰ، ایمان و اعمال میں امت مسلمہ کے ممتاز ترین افرادِ ملت ہیں) وہ بھی حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت اور پاکیزگی کے قائل ہیں۔ ہمارے امام اعظم و شافعی کے متعلق سید محمد ابن عابدین شامی اپنی مستند اور مشہورِ عالم کتاب "ردالمختار جلد 1 صفحہ 473" میں (زیر عنوان مطلب فی طہارۃ بولہ ﷺ) تحریر فرماتے ہیں:

صحح بعض أئمة الشافعية طهارة بوله صلى الله عليه وسلم وسائر فضلاته، وبه قال أبو حنيفة كما نقله في المواهب اللدنية عن شرح البخاري للعيني وصرح به البيري في شرح الأشباه.[21] (رد المحتار)

یعنی بعض ائمہ شافعیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بول اور دیگر فضلات کی طہارت کے قائل ہیں اور یہی کچھ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے جیسا کہ "مواہب اللدنیہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری" علامہ عینی حنفی سے نقل کیا ہے اور علامہ بیری نے اشباہ میں اس کی تشریح کی ہے۔

ازالہ وھم: منکرین کمالاتِ حبیب خدا ﷺ کو ایک حربہ ہاتھ لگا ہے جسے ہر وقت استعمال کرتے ہیں وہ یہ کہ کمالاتِ نبویہ کی روایات کے متعلق جواب نہ بننے پر کہہ دیتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے فقیر اس کا بھی ازالہ کرتا جائے۔ "نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مالکی جلد 1 صفحہ 440" میں یہی روایات لکھ کر مذکورہ بالا وہم کا ازالہ فرمایا کہ:

ان اباطيبة الحجام شرب دمه ﷺ ولم ينكر عليه وام ايمن شربت بوله ﷺ ولم ينكر عليها وقال اذا لا تلج النار بطنك ويروى شرب على كرم الله وجه وابن زبير رضى الله تعالىٰ عنه و ﷺ وقال النووى حديث شرب البول صحيح وحسن و ذلک فى الاحتجاج اذلم ينكر عليها لا امر بغسل فمها۔[22]

یعنی تحقیق ابوطیبہ پچھنے لگانے والے نے رسول اللہ ﷺ کے پچھنے کا خون پی لیا اور آپ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور اُم ایمن نے آپ کا پیشاب پی لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا اب تیرے شکم میں آگ داخل نہیں ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق حضور ﷺ کے خون پینے کی روایت کی گئی ہے اور علامہ نووی نے فرمایا کہ پیشاب پینے کی حدیث صحیح اور حسن ہے اور حضور ﷺ کے فضلات کی طہارت کے لئے قابل احتجاج ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہ فرمایا اور نہ ہی منہ دھونے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا عقیدہ: آخر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بھی عرض کر دوں وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی پاک ﷺ کے بشری متعلقات کو نہ صرف طاہر و مطہر اور معطر و معنبر سمجھتے بلکہ وہ انہیں تبرک کے طور عمل میں لاتے چنانچہ جب نبی

---

[21] (الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الطهارت، ، باب الانجاس، 318/1، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية 1386ھ = 1966م)

[22] ـ (نسیم الریاض، فصل فی نظافة جسمه، 21/2، دار الکتب العلمیة، الطبع الاولی، 1421ھ 2001م)

پاک ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں سے پوچھا کہ تم میرے پسینہ مبارک کو جمع کر کے کیا کرو گی تو عرض کی اسے ہم اپنے عطروں میں ملائیں گے تو وہ اور زیادہ مہک اُٹھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس سے ہم اپنے عطروں میں برکت کی اُمید رکھتے ہیں۔[23]

چلتے چلتے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق لکھ دوں تاکہ منکرین قیامت میں یہ نہ کہہ سکیں ہمیں کسی نے نہ بتایا ہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ان کا پورا اعتماد ہے اسی لئے ان کا حوالہ اہمیت کا حامل ہے۔

اهم حواله: یہ تمام مضمون "حجۃ اللہ البالغہ" میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے صفحہ 685،686 میں بیان فرمایا ہے۔

فیصله: ان تمام حوالہ جات سے مقصد یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کے ساتھ ہمیں اپنے ایمان کو مشابہ بنانے کا حکم ہے وہ اپنے نبی پاک ﷺ کو محض اپنے جیسا بشر مانتے تو وہ بول و براز اور خون مبارک وغیرہ کو اتنا اہمیت نہ دیتے۔

انور کشمیری کی عجیب و غریب تقریر: مولوی انور کشمیری نے "فیض الباری" میں لکھا کہ بعض ائمہ نے نبی پاک ﷺ کے ماء مستعمل کی طہارۃ سے استدلال کیا مگر یہ استدلال میرے نزدیک محلِ نظر ہے اگرچہ فی نفسہٖ مسئلہ درست ہے استدلال کے صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علماء اُمت حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ کی طرف گئے ہیں جب حضور ﷺ کے فضلات پاک ہیں تو وضو سے بچا ہوا پانی کیوں پاک نہ ہوگا؟ لہٰذا حضور ﷺ کے ماء مستعمل کے پاک ہونے سے مطلقاً ہر ایک کو ماء مستعمل پر حجۃ قائم نہیں ہو سکتی۔[24] (فیض الباری جلد 1 ول صفحہ 289)

فائده: مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے طہارۃ فضلاتِ نبی اکرم ﷺ کو علماء اُمت کا مذہب بتایا۔

کیا کها تهانوی صاحب نے: مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تھے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے بول و براز کو نگل جاتی اور اس جگہ نہایت پاکیزہ خوشبو آتی۔ حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی لئے علماء آپ کے بول و براز کے طاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔

ابو بکر بن سابق مالکی اور ابو نصر نے ان کو نقل کیا ہے اور مالک بن سنان یوم اُحد میں آپ کا خون (زخم کا) چوس کر پی گئے۔ آپ نے فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی اور عبد اللہ بن زبیر نے آپ کا خون جو پچھنے لگانے سے نکلا تھا پی لیا تھا اور آپ کی خادمہ، جو کہ اُم ایمن تھیں، نے آپ کا پیشاب پی لیا تھا۔[25]

(مشکوۃ شریف صفحہ 518)

([23]) (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتۃ و جمال صورتہ ﷺ، 89/2، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ مصر)

([24]) والحاصل: أنَّ الماء المستعمل طاهر، لا دليل على نجاسته، إلا أنَّ التوقي منه. مطلوب ثم إن البخاري رحمه الله تعالى استدل على طهارته بفضل ظهور رسول الله ﷺ، ولي في استدلاله نَظر ظاهر، وإن كانت المسألة صحيحة في نفسها، لأن العلماء ذهبوا إلى طهارة فضلاته، فكيف بفضلِهِ، فلا تقومُ حجة على الطهارة مطلقاً. نعم، يثبت طهارة فضله خاصة، وبعد فالأمر سهل، ونَسِبَ إلى مالك رحمه الله تعالى أنه مطهر أيضاً

(فيض الباري على صحيح البخاري، كتاب الوضوء، بابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، 387/1، رقم الحديث:388، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، الطبعة الأولى 2005م. 1436 ه)

([25]) (الخصائص الكبري، الباب فائدة، 441/2، دار الكتب العلمية۔ بيروت)

سوان کو معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا ہے۔ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کے یہ پاکیزہ اوصاف مادی کثافتیں ہیں یا نورانی لطافتیں۔

سوال: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے مبارک کپڑے سے حضور کے خشک مادہ منویہ کو کھرچ دیتی تھی اور تر ہونے کی صورت میں دھودیا کرتی تھیں اگر حضور ﷺ کی منی پاک ہوتی تو یہ کھرچنا اور دھونا کس لئے تھا۔ نیز حضور ﷺ حوائجِ ضروریہ سے فراغت پاکر وضو اور غسل کیوں فرماتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ کا بول و براز اور منی وغیرہ فضلات طیب وطاہر اور پاک ہیں ہم بکثرت دلائل و براہین سے اس دعویٰ کو ثابت کر چکے ہیں اس کے باوجود حکمتِ تعلیم کی بناء پر خود حضور ﷺ کے حق میں وہ فضلات شریفہ نواقصِ وضو اور موجباتِ غسل کا حکم رکھتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو اُمت کو غسل و وضو کے مسائل اور لباس و بدن کے پاک کرنے کے طریقے کیسے معلوم ہوتے؟ چنانچہ " الفتاوی الأسعدية في فقه الحنفية "میں مفتی الانام سید اسعد المدنی الحسینی انبیاء علیہم السلام کی منی کے پاک ہونے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

اعلم هداك الله الى صوب الصواب ان مني نبينا صلى الله عليه وسلم وكذا سائر فضلاته طاهرة عند علمائنا الحنفية كما تذكره

یعنی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہِ صواب (صحیح راہ) کی طرف ہدایت بخشے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی منی مبارک اور اس کے علاوہ حضور ﷺ کے تمام فضلاتِ شریفہ ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک طیب و طاہر ہے جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں:

قولنا بالطهارة ليس هو على اطلاقه بل هو فى حق غيره صلى الله عليه وسلم وأما في حق نفسه صلى الله عليه وسلم فهو باق على حكمه الاصلي . انتهىٰ [26] (فتاویٰ اسعدیہ، جلد اول، صفحہ 4، مطبوعہ مصر)

یعنی حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کی طہارۃ کا قول اپنے اطلاق پر نہیں بلکہ حضور ﷺ کے غیر حق میں ہے اور حضور ﷺ کے حق میں وہ اپنے حکم اصلی پر باقی ہے۔

فائدہ: گویا جو فضلات شریفہ اُمت کے حق میں طیب و طاہر ہیں ان کا حضور ﷺ کے حق میں حکماء کا عمل ہونا ایسا ہے جیسا

حسنات الابرار سيئات المقربين

[26] (الفتاوى الأسعدية في فقه الحنفية ،كتاب الطهارة، ص4، المطبعة الخيرية)

اس کے بعد طہارۃ فضلاتِ شریفہ پر دلیل قائم فرماتے ہوئے ان احادیث کو علامہ اسعد الحسینی نے ارقام فرمایا جو اس سے پہلے ہم پیش کر چکے ہیں مثلاً ایک قریشی غلام اور مالک بن سنان اور عبداللہ ابن زبیر اور حضرت ابوطیبہ کا مختلف اوقات میں حضور ﷺ کا خون مبارک پینا اور حضور ﷺ کا ان پر انکار نہ فرمانا بلکہ ان کے اس فعل پر انہیں جنت کی خوشخبری سنانا اور بعض کے حق میں دوسرے الفاظ تعریف وستائش ارشاد فرمانا نیز حضرت اُم ایمن اور اُم یوسف کا حضور ﷺ کا بول مبارک کو پی لینا اور یہ سن کر حضور ﷺ کا مسکرانا اور صحت وشفاء کی خوشخبری ارشاد فرمانا بیان فرما کر صاحب الفتاویٰ الاسعدیہ نے فرمایا کہ یہ احادیث حضور ﷺ کے تمام فضلاتِ شریفہ کے پاک ہونے کو ثابت کرتی ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔[27]

فائدہ: "فتاویٰ اسعدیہ" کے اس بیان سے ہمارا مسلک اچھی طرح واضح ہو گیا اور جو اعتراض وارد کیا گیا تھا اس کا شافی جواب بھی ناظرین کرام کے سامنے آگیا۔

حضور ﷺ کی بینی شریف (ناک) **کی ریزش** (نزله بهنا): کوئی کتنا ہی بزرگ اور کیسا ہی محبوب کیوں نہ ہو لیکن طبعی اور فطری طور پر اس کے فضلاتِ، بول وبراز، پسینہ، رینٹھ، تھوک وغیرہ موجب نفرت ہی ہوتے ہیں۔ عقیدت اور چیز ہے لیکن کثیف اور غلیظ چیزوں سے طبعی طور پر نفرت کا ہونا امر طبعی ہے۔ ناظرین کرام پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضلات شریفہ بول و براز وپسینہ کو کس طرح رغبت اور چاہت کے ساتھ حاصل کرتے تھے یہی معاملہ حضور ﷺ کے تھوک مبارک اور بینی مبارک کی ریزش کے ساتھ صحابہ کرام کرتے تھے۔ "بخاری شریف" میں ہے:

نخامة، إلا وقعت في كف رجل منهم، فدلك بها وجهه وجلده[28] (صحيح البخاری)

یعنی خدا کی قسم حضور ﷺ نے بینی مبارک کی کوئی ریزش نہیں پھینکی لیکن وہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر پڑی جس کو اس نے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔

عقیدۂ صحابہ: صحابہ کرام کیسی رغبت اور شوق کے ساتھ حضور ﷺ کی ریزش بینی کو اپنے بدن اور چہروں پر ملتے تھے۔ کیا اس کے بعد بھی حضور ﷺ کے بلغم شریف یا ریزش بینی میں کسی مادی کثافت وغلاظت کا تصور ہو سکتا ہے۔

تھوک مبارک: حضور ﷺ کا تھوک مبارک بھی مادی کثافت وغلاظت سے پاک تھا۔ "بخاری شریف" میں ہے کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی دعوت کی اور حضور ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے۔

فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ[29] (صحيح البخاری)

یعنی تو حضرت جابر کی بیوی نے گندھا ہوا آٹا حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا حضور ﷺ نے اس میں تھوک دیا اور ساتھ ہی دعائے برکت بھی عطا فرمائی۔

---

[27] (الفتاوی الأسعدية في فقه الحنفية، كتاب الطهارة، ص4، المطبعة الخيرية)

[28] (صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب البزاق والمخاط ونحوه فی الثوب، 57/1، دار طوق النجاة، الطبعة الاولى 1422ھ)

[29] (صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب الباب غزو الخندق وهی الاحزاب، 108/5، الحديث 4102، دار طوق النجاة، الطبعة الاولى 1422ھ)

بلغم مبارک وغیرہ: حضور ﷺ کی ناک مبارک کی ریزش اطہر اور سینہ اقدس کا جما ہوا بلغم مبارک اور تھوک مقدس کیسا لطیف و نظیف اور طیب و طاہر ہے اور صحابہ کرام اسے کس طرح اپنے چہرے اور بدن پر ملتے تھے اور اپنے آٹے اور ہانڈی میں تھوک مبارک کو مرغوب و محبوب جان کر کمال رغبت و محبت کے ساتھ کھاجاتے تھے۔ جو لوگ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ کے فضلاتِ شریفہ کو معاذ اللہ اپنے فضلات جیسا مانتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اپنا تھوک ڈال دیا کریں اور نہ ہی سہی اپنے ہی گھر میں تجربہ کرلیں ہانڈی میں ذرا سا تھوک ڈال کر دیکھیں اگر ان کے سر اقدس پر ہانڈی نہ ماری جائے تو میں ذمہ دار ہوں۔ اچھا اگر وہ خود اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے تو اپنے بزرگوں، استادوں اور پیروں مقتداؤں کا تھوک رغبت و محبت کے ساتھ کھالیا کریں کبھی کسی بزرگ کی ناک کی ریزش بلغم کھنکار اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ پر مل لیا کریں لیکن مجھے اُمید نہیں کہ وہ بڑے سے بڑے مقدس انسانوں کا تھوک کھانا یا اس کی کھنکار وغیرہ کو اپنے منہ پر ملنا گوارا فرمائیں بلکہ تجربہ شاہد ہے کہ دوسرے بلکہ خود اپنے کھنکار اور بلغم کو دیکھنا بھی گوارا نہیں چہ جائیکہ کھانا یا منہ پر ملنا وغیرہ۔

حوالہ کتب معتبرہ و مستندہ: جملہ علمائے اسلام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ طاہر و طیب ہیں بلکہ موجب شفاء و سبب وصد برکات و کرامات ہیں نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں آتش دوزخ اس پر حرام ہے۔ جسے فضلاتِ مبارکہ سے کچھ نصیب ہوا اور خود حضور ﷺ نے اس خوش بخت کو نوید نجات بخشی جسے یہ دولت نصیب ہوئی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جسے مخالفین اہل سنت کو اگر سمجھ آجائے تو نور و بشر کا جھگڑا ہی ختم ہوجائے لیکن افسوس کہ مخالفین نے عوام کو اس مسئلہ میں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ سب سے پہلے ان صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ جات عرض کرتا ہے جنہیں فضلاتِ مبارکہ کا نوش فرمانا نصیب ہوا۔

شفاء شریف کی بہترین تقریر: ہر بشر کا خون و پیشاب نجس (پلید) اور بیماری بلکہ اس سے ہر ایک کو نفرت ہے لیکن حضور نبی پاک ﷺ کے پیشاب شریف اور خون مبارک کو نوش فرمایا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

منه شُرْبُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ دَمَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَصُّهُ إِيَّاهُ وَتَسْوِيغُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلُهُ لَهُ لَنْ تُصِيبَهُ النَّارُ، وَمِثْلُهُ شُرْبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ دَمَ حِجَامَتِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ[30] وَوَيْلٌ لَهُمْ مِنْكَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هَذَا عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ شَرِبَتْ بَوْلَهُ فَقَالَ لها لَنْ تَشْتَكِي وَجَعَ بَطْنِكِ أَبَدًا. وَلَمْ يَأْمُرْ وَاحِدًا مِنْهُمْ بِغَسْلِ فَمٍ وَلَا نَهَاهُ عَنْ عَوْدَةٍ. وَحَدِيثُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ أَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مسلما وَالْبُخَارِيَّ إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ. وَاسْمُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ بَرَكَةُ وَاخْتُلِفَ فِي نَسَبِهَا وَقِيلَ هِيَ أُمُّ أَيْمَنَ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

30) (اس میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی طرف اس طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ حضرت شہاب الدین حنفی شرح شفاء یعنی نسیم الریاض جلد 1 صفحہ 359 میں لکھتے ہیں کہ وویل للتحسموا التالم۔ وھو اشارۃ الیٰ قتلہ وتعدیبہ تحقیرہ لقتل الحجاج لہ ......وویل للناس منہ لما اصاب الناس من خروجہ لطلب الخلافۃ........وانما جعلہ ناشیا عن شرب دمہ فانہ بضعۃ من النبویۃ نورانیۃ قوت قلبیہ حتی زادت شجاعتہ وعلت ھمتہ ان ینقاد لغیرہ ممن لایستحق الا مارۃ فضلا عن الخلافۃ۔[30] ویل کسی وجہ سے تحسر تالم کا نام ہے اس میں ابن زبیر کے قتل و تعذب و تحقیر کی طرف اشارہ ہے جو حجاج ظالم کی طرف سے آپ کو پہنچا اور لوگوں کے لئے افسوس اس لئے کہ ابن زبیر کی وجہ سے انہیں تکالیف پہنچیں اور ابن زبیر کو یہ برکت خون مبارکہ سے ہوئی کہ خون پینے کے بعد ان کی قوت و شجاعت میں اضافہ ہوا)۔

وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يُوضَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِيهِ لَيْلَةً ثُمَّ افْتَقَدَهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَسَأَلَ بَرَكَةَ عَنْهُ فَقَالَتْ قُمْتُ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُهُ ۔[31]

یعنی حضور ﷺ کے خون اور بول و براز کے پاک ہونے کے دلائل سے بعض دلائل یہ ہیں مالک بن سنان کا حضور ﷺ کے خون کو اُحد کے دن پینا اور چوسنا اور حضور ﷺ کا اس کو جائز رکھنا اور یہ فرمانا کہ اس کو دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی اور اس کی مثل ہے عبداللہ بن زبیر کا حضور ﷺ کے پچھنے والا خون پینا تو حضور ﷺ نے ان کے لئے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور ان کے لئے تجھ سے اور ان پہ انکار نہ فرمایا اور اس کی مثل ان سے ایک عورت کے بارے میں منقول ہے جس نے آپ کا پیشاب پیا تھا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے فرمایا تجھے ہمیشہ پیٹ کا درد نہ ہو گا ان میں سے کسی کو بھی حضور نے منہ دھونے کا حکم نہ دیا اور نہ دوبارہ اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور اس عورت کے پیشاب پینے والی حدیث صحیح ہے۔امام دار قطنی نے امام مسلم و بخاری پہ الزام دیا کہ یہ حدیث ان کے شرائط کے مطابق تھی اُنہوں نے اس کی تخریج کیوں نہ کی۔اس عورت کا نام برکتہ ہے اور اس کے نسب میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا یہ اُم ایمن ہے جو حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس عورت نے کہا کہ حضور کا لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو حضور ﷺ کی چار پائی کے نیچے رکھا رہتا تھا اس میں آپ رات کو پیشاب کرتے تھے۔ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر اس کو طلب کیا اس میں کچھ نہ پایا تو برکہ سے اس کے متعلق پوچھا اس نے جواب دیا میں اُٹھی مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی تو میں اسے پی گئی۔

مزید حوالہ جات: مذکورہ بالا واقعات مندرجہ ذیل کتب میں ہیں۔"شفاء شریف جلد 1، صفحہ 54، شرح للقاری والخفاجی جلد 1، صفحہ 25، جمع الوسائل للقاری جلد 2 صفحہ 3" میں ہیں۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی تقریر: شیخ محقق ام ایمن کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وبارے دیگرزنے بودکه نام وے برکه بودا و نیز خدمت ے کرد آنحضرت راپس بخوردبول را وفرمود صحت یا ام یوسف بیمار نشوی ہرگزپس بیمارنمی شد آں زن ہرگز مگرہماں بیماری که دراں روزازعالم رفت۔

(مدارج، جمع الوسائل شرح شمائل للامام علی القاری الحنفی جلد 2 صفحہ 3)

یعنی ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت تھی جس کا نام برکہ تھا وہ بھی حضور ﷺ کی خدمت کرتی تھی اس نے بھی حضور ﷺ کا پیشاب پیا۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا (خدا کرے) تو ہر گز بیمار نہ ہو چنانچہ وہ عورت ہر گز بیمار نہ ہوئی مگر وہی بیماری کہ جن دن اس عالم سے چل بسی۔

پیشاب مبارک کی خوشبو پشتوں تک: یہی شیخ محقق لکھتے ہیں:

ودربعضی روایات آمده است که مردے بول آنحضرت را خورده بود پس بوی خوش مید مید ازوے و از اولاد وے تا چند پشت۔[32]

[31] (الشفا. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا خلقا باب. اما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه. /64. دار الفكر. عام النشر: 1409 هـ 1988 م)

یعنی بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ مرد کہ جس نے حضور ﷺ کا پیشاب پیا ہوا تھا اس سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

فائدہ:

در مواہب و شفا این دو روایت مذکور نیست و روایت است کہ مردم تبرک مے کردند ببول ودم آنحضرت ﷺ اما بول مذکور شد احادیث آن واما شرب دم نیز مکرر واقع شدہ است از صحابہ خوردن آں یکی آنکہ حجامی حجامت کرد آنحضرت را پس بیروں برد خون را و فرو برد اور ادر شکم خود پرسید آنحضرت چکارکردی خون را گفت بیرون بردم تا پنہاں کنم آنرا نخواستم کہ خون ترا برزمین ریزم پس پنہاں بردم آنرادر شکم خود فرمود بتحقیق عذر کردی ونگا ہداشتی نفس خود را یعنی از امراض و بلا۔[33]

یعنی مواہب اور شفا میں مذکورہ بالا دو روایتیں مذکور نہیں اور روایت ہے کہ لوگ حضور ﷺ کے پیشاب اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔ پیشاب کی حدیثیں تو مذکور ہوئیں باقی رہا آپ کا خون پینا تو وہ بھی صحابہ سے بارہا واقع ہوا۔ایک یہ کہ ایک پچھنے لگانے والے نے حضور ﷺ کو پچھنے لگائے خون مبارک جسم پاک سے چوسا اور اس کو پیتا رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا خون کہاں ہے؟ عرض کی میں پی گیا میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کے خون کو زمین پر ڈالوں اسی لئے میں نے اس کو پیٹ میں ڈالا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بلاشک تو نے اپنے نفس کو مرضوں اور مصیبتوں سے محفوظ کر لیا۔

(اشعة اللمعات جلد 1، صفحه 207)

آمدہ است کہ چوں مجروح شد آں حضرت روز احد بمکید جراحت اور امالک بن سنان پدر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا آنکہ سفید ساخت آنرا گفتند بیند از خون را ازگفت لا واللہ ہرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرد برد آنرا پس فرمود برد آنرا پس فرمود آنحضرت ﷺ ہرکہ خواہد کہ بنگرو بمردے از اہل بہشت بنگرد بسوئے ایں مرد ازعبد اللہ بن الزبیر آمدہ رضی اللہ عنہما کہ حجامت کرد آں حضرت ﷺ روزے پس داد مرا خونرا وگفت غائب کن ایں را درجائیکہ کس نہ بیند و درنیاید پس نوشیدم آں را کہ پوشیدہ ترا زاں مکانی نیا فتم پس گفت آنحضرت دای ترا از مردم ودای مردم را از تو کفایت کرد ازقوت مردانگی وشجاعت و شہامت کہ اورا ازاں حاصل شد۔الخ[34] (مدارج النبوت صفحه 25،26 جلد 1)

یعنی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب حضور ﷺ اُحد کے دن زخمی ہوئے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کے زخم کو چوسا یہاں تک کہ زخم کو ٹھیک (صاف) کر دیا۔لوگوں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں آپ کے خون کو ہر گز زمین پر نہ ڈالوں گا پھر اس کو پی گئے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو جنتی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اس (مالک بن سنان) کو دیکھ لے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے خون نکلوایا اور مجھے فرمایا کہ اس خون کو ایسی جگہ غائب کرو کہ جہاں کوئی نہ دیکھے اور کوئی نہ پائے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ میں اس

---

[32] (مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت و جمال، 1/25، در مطبع منشی نول کشور، لکھنو)

[33] (مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت و جمال، 1/25تا26، در مطبع منشی نول کشور، لکھنو)

[34] (مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن خلقت و جمال، 1/26، در مطبع منشی نول کشور، لکھنو)

خون مبارک کو پی گیا کیوں کہ پیٹ سے بڑھ کر پوشیدہ مکان میں نے نہ پایا۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا حسرت ہے تیرے لئے لوگوں سے اور حسرت ہے لوگوں کے لئے تجھ سے۔اس کلام میں ان کی قوتِ مردانگی اور شجاعت اور شہامت (عظمت) کی طرف اشارہ فرمایا جوان کو اس خون کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

فائدہ: یہ صرف شکی مزاج کے لئے دو محققین کی تقریر عرض کی ہے ورنہ عاشق مصطفی ﷺ بلا دلیل مان جاتا ہے اور ضدی تو لا علاج ہوتا ہے لیکن پھر بھی اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کی طہارت آپ کی خصوصیات سے ہے۔

جیسے دوسرے خصوصیات کو ماننے سے توحید کو نقصان نہیں ان خصوصیات کو بھی مان لیا جائے تو توحید کو نقصان نہ ہوگا۔چند خصوصیات ملاحظہ ہوں

نمونہ خصوصیات: (۱) کسی نبی کی عورت باغی یعنی (بد چلن، بدکار) نہیں ہوئی۔[35] (کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 50) (ایسے ہی حضور ﷺ کی جملہ ازواج مطہرات پاکدامن طاہر و پاکیزہ تھیں۔)

(۲) حضور ﷺ کی بیٹیوں پہ سوکن ڈالنا ناجائز۔[36] (کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 50، مدارج النبوت جلد 1 صفحہ 128)

(۳) بعض علماء نے آپ کی بیٹیوں کی قیامت تک ہونے والی اولاد پر دوسرے نکاح کو ناجائز قرار دیا۔[37] (کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 50)

(۴) آپ غضب و رضا میں حق ہی فرمایا کرتے تھے۔[38] (کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 50)

(۵) حضور ﷺ کا خواب وحی ہے ایسے ہی دیگر انبیاء کے خواب۔[39]

(کشف الغمه جلد 2 صفحه 50 رواه ابن عباس مرفوعاً و درمنشور جلد 5 صفحه 280، عمدة القاری جلد 1 صفحه 53 ورواه ابن عمیر)

(شفاء شریف جلد 1 صفحه 150 و شرح للخفاجی والقاری جلد 2)

(۶) یہ ضروری ہے کہ ہر نبی ہر نقص و عیب و قابل نفرت چیز سے بری ہو۔[40] (کشف الغمه جلد 2، صفحه 50)

(۷) حضور ﷺ نے اپنے اہل بیت کے دودھ پینے والے بچوں سے روزہ رکھایا۔[41] (کشف الغمه جلد 2 صفحه 50)

(۸) جب حضور ﷺ کسی جانور پر سوار رہتے تو وہ جانور نہ پیشاب کرتا نہ لید کرتا۔[42] (کشف الغمه جلد 2 صفحه 50، تفسیر عزیزی پارہ 30) وغیرہ وغیرہ۔

---

[35] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[36] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[37] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[38] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[39] (الخصائص الکبری، فائدة، جلد 2 ص 451 الی 452 دار الکتب العلمیة- بیروت)

(کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[40] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 63/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[41] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 64/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

[42] (کشف الغمة عن جمیع الأمة، کتاب النکاح، القسم الثامن: فیما اختص به من الکرامات والفضائل، 64/1، دار الکتب العلمیة- بیروت، 2016م)

(۹) حضور ﷺ پر خطا جائز نہیں۔ (مدارج النبوۃ جلد 1 صفحہ 125، شفاء شریف جلد 2) [43]

(۱۰) حضور ﷺ بھولنے سے پاک ہیں۔ [44] (مدارج النبوۃ جلد 1 صفحہ 125، شفاء شریف جلد 2، شرح للقاری الخفاجی، مواہب وزرقانی)

(۱۱) حضور ﷺ شک سے بری ہیں۔ [45]

(۱۲) حضور نبی پاک ﷺ پر جنون اور بے ہوشی جائز نہیں اور ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام پر۔ [46]

انتباہ: نمونہ کے طور پر چند خصائص مبارکہ کا ذکر کر دیا ہے تاکہ شکی مزاج شک میں پڑ کر اپنا انجام برباد نہ کرے ورنہ حضور ﷺ کے خصائص مبارکہ لاتعداد ولا تحصی (لامحدود) ہیں۔ چند ایک فقیر نے اپنی کتاب "خصائص مصطفی" میں عرض کر دیئے ہیں۔

ہمارا عقیدہ: ہم اہل اسلام کا عقیدہ تو یہ ہے کہ خصائص مصطفی ﷺ وہ ہیں کہ ان کا ورد ہزاروں مشکلات کا حل اور بے شمار مصائب کا علاج ہے چنانچہ ایک نسخہ آزمودہ محدّثین حاضر ہے۔

ذکر تو حل ہر سوال: اہلِ سیر لکھتے ہیں جو شخص ان دس خصائص کو لکھ کر گھر میں رکھے تو وہ آگ سے محفوظ ہوگا اگر جلتی آگ میں ڈالے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔

(۱) ما وقع ظله صلي الله عليه وسلم على الأرض قط	یعنی حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔
(۲) ما ظهر بوله صلي الله عليه وسلم على الأرض قط	یعنی حضور ﷺ کا بول کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوتا تھا۔
(۳) لم يقع عليه صلي الله عليه وسلم الذباب قط	یعنی آپ ﷺ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔
(۴) لم يحتلم صلي الله عليه وسلم قط	یعنی آپ ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔
(۵) لم يتثاءب صلي الله عليه وسلم قط	یعنی آپ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔
(۶) لم تهرب منه صلي الله عليه وسلم دابة قط	یعنی آپ ﷺ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا۔
(۷) تنام عيناه صلي الله عليه وسلم ولا ينام قلبه	یعنی آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں دل کبھی نہیں سویا۔
(۸) ولد صلي الله عليه وسلم مختوناً	یعنی آپ ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

[43] (الخصائص الكبري، الباب دعاء رد النصر للاعمى، 348/2، دار الكتب العلمية۔ بيروت))

[44] (الشفا، فصل فى القول فى عصمة الملائكة، 174/2، دار الكتب العلمية البطع الاولى 1421ھ)

[45] (الشفا، فصل فى حكم عقد قلب النبى ﷺ، 99/2، دار الكتب العلمية البطع الاولى 1421ھ)

[46] (الخصائص الكبري، فائدة، 451/2، دار الكتب العلمية۔ بيروت)

(۹)كان صلي الله عليه وسلم ينظر من ورائه كما ينظر من أمامه يعنی آپ ﷺ جیسا آگے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے تھے۔

(۱۰)كان صلي الله عليه وسلم إذا جلس بين قومٍ كانت كتفاه أعلیٰ منهم [47]

یعنی جب آپ ﷺ کسی قوم میں بیٹھتے تھے تو آپ اُن سے اونچے ہوتے۔

مزید تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "شرح خصائص کبریٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

مزید حوالہ جات: امام بدرالدین عینی حنفی "عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ 14" میں لکھتے ہیں:

فِيه: طَهَارَة النخامة وَالشعر الْمُنْفَصِل, وَالشَّافِعِيّة يحكمون بِنَجَاسَة الشّعْر الْمُنْفَصِل, وَمِنْهُم من بَالغ حَتَّى كَاد أَن يخرج من الْإِسْلَام, فَقَالَ: وَفِي شعر النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَجْهَان, نَعُوذ بِاللَّه تَعَالَى من هَذَا الضلال۔

یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناک کی ریزش اور جو بال جسم سے جدا ہوں وہ پاک ہیں اور شوافع بدن سے جدا شدہ بال کو نجس کہتے ہیں اور ان میں بعض نے تو اتنا مبالغہ کیا کہ قریب ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہوجائے چنانچہ یہ کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے شعر(بال) مبارک کی دو وجہیں ہیں: پاک و پلید(نعوذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ ایسی گمراہی سے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: وَفِيه: التَّبَرُّك بآثار الصَّالِحين من الْأَشْيَاء الطاهرة [48]

یعنی اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین کے آثار اور اشیاء طاہرہ کے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

(۲)امام بدرالدین عینی قدس سرہ نے فضلاتِ مبارکہ کی طہارت کے دلائل میں کمال کردیا ہے۔"بخاری شریف" میں جہاں فضلاتِ مبارکہ پر بحث آئی ہیں وہیں امام عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم بے قرار ہوگیا اور بار بار ان کی طہارۃ کے ساتھ اسے تبرک بنانے پر زور دیانہ صرف حضور ﷺ کے تبرکات بلکہ اولیاء کرام کے تبرکات کے متعلق بھی انہی روایات اور ان جیسی احادیث مبارکہ سے استدلال فرمایا۔

امام عسقلانی: حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اسی حدیث کے ماتحت لکھتے ہیں:

وَفِيهِ طَهَارَةُ النُّخَامَةِ وَالشَّعْرِ الْمُنْفَصِلِ وَالتَّبَرُّكُ بِفَضَلَاتِ الصَّالِحِينَ الطَّاهِرَةِ [49]

یعنی اس حدیث میں ریزش اور جدا بال کی طہارت کا ثبوت ہے اور صالحین کے فضلاتِ طاہرہ سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

---

[47] (كشف الغمة عن جميع الأمة, الفصل السادس, 212/3, دار الكتب العلمية۔ بيروت, 2010م)
(كشف الغمة عن جميع الأمة, كتاب النكاح, القسم الثامن: فيما اختص به من الكرامات والفضائل, 64/1, دار الكتب العلمية۔ بيروت, 2016م)
[48] (عمدة القاری, باب الشروط فی القرض, 19/14, دار إحياء التراث العربي بيروت)
[49] (فتح الباری, له باب الشروط فی الجهاد و المصالحة مع اهل, 341/5, دار المعرفة بيروت, 1379ه)

امام قسطلانی: حضرت امام قسطلانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وأما طيب ريحه صلى الله عليه وسلم وعرقه وفضلاته. فقد كانت الرائحة الطيبة صفته صلی اللہ علیہ وسلم[50]

یعنی بہر حال آپ ﷺ کی خوشبو اور پسینہ وفضلات مبارک خوشبو والے تھے۔

اور اس کے بعد یہی امام لکھتے ہیں: وروى أنه كان يتبرك ببوله ودمه صلى الله عليه وسلم[51]

یعنی مروی ہے کہ آپ کے بول مبارک اور خون مبارک سے تبرک حاصل کیا جاتا ہے۔

شاہ عبد العزیز رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ رئیس المحدثین رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وهيچ کس اثر فضله ايشان را بروئے زمين نديده زمين می شگافت وفرومیرودوازاں مکان بوئے مشک می شمیدند۔

(تفسیر عزیزی، پارہ30،سورۃ الضحی، جلد1، صفحہ 219)

یعنی کسی نے حضور ﷺ کے فضلہ پاک کا نشان زمین پر نہ دیکھا بلکہ زمین نگل لیتی اس سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے۔

فہرست حوالہ جات تصنیفات اسلاف در طہارۃ فضلات سرور کائنات ﷺ

صفحہ	نام کتاب اسم مصنف رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ	نمبر شمار
جلد1، صفحہ370	بخاری شریف امام البخاری رحمۃاللہ الباری	۱
جلد1، صفحہ19	عمدۃ القاری للامام بدر الدین العینی رحمۃاللہ علیہ	۲
جلد1، صفحہ9، صفحہ252	الخصائص الکبریٰ امام السیوطی رحمۃاللہ علیہ	۳
جلد2، صفحہ50	کشف الغمہ امام الشعرانی رحمۃاللہ علیہ	۴
جلد1 صفحہ170، جلد4 صفحہ233	مواہب اللدنیہ امام القسطلانی مع شرح الامام الزرقانی رحمۃاللہ علیہ	۵
جلد1 صفحہ26،25	مدارج للشاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃاللہ علیہ	۶
جلد1 صفحہ244	اشعۃ للمعات	۷
جلد1 صفحہ233	در المختار امام ابن العابدین شامی رحمۃاللہ علیہ	۸
جلد ا صفحہ340	مرقات شرح مشکوٰۃ امام علی القاری رحمۃاللہ علیہ	۹
جلد1 صفحہ3	جمع الوسائل شرح الشمائل	۱۰

([50]) (مواهب اللدنيه، باب، الفصل الاول فی كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 88/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

([51]) (مواهب اللدنيه، باب، الفصل الاول فی كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 92/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

۱۱	شرح الشفاء علی الخفاجی	جلد 1 صفحہ 353،354
۱۲	شفاء شریف للقاضی عیاض احمد رحمۃاللہ علیہ	جلد 1 صفحہ 53،54
۱۳	تہذیب الاسماء واللغات امام النووی شارح مسلم رحمۃاللہ علیہ	
۱۴	تفسیر عزیزی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ	پارہ ۳۰ صفحہ ۲۱۹، سورۃ انشقاق
۱۵	دلائل النبوۃ الامام ابی نعیم رحمۃاللہ علیہ	صفحہ 380،381
۱۶	زرقانی علی المواہب للامام عبد الباقی الزرقانی رحمۃاللہ علیہ شرح الاشباہ للبیری رحمۃاللہ علیہ	جلد 4 صفحہ 227،228
۱۷	کبیری شرح منیہ ام الحلبی رحمۃاللہ علیہ	صفحہ 180
۱۸	فتح الباری شرح بخاری للامام ابن حجر رحمۃاللہ علیہ	جلد 1 صفحہ 218
۱۹	فیض الباری حاشیہ بخاری از انور کشمیری دیوبندی	جلد 1 صفحہ 250،251
۲۰	انوار الباری شرح بخاری احمد رضا بجنوری دیوبندی	
۲۱	جواہر البحار الامام النبہانی رحمۃاللہ علیہ جلد اول کے	صفحات 204تا278
۲۲	نشر الطیب (اشرف علی تھانوی)	
۲۳	جمالِ باکمال (مفتی جامعہ عباسیہ بہاولپور)	

دعائے نبی پاک: حضور ﷺ کی ہر دعا مستجاب (قبول) ہوئی جن روایات میں غیر استجابت کا شبہ پڑتا ہے وہ روایات مؤول (تاویل کی گئی) ہیں۔ تفصیل فقیر نے "مستجاب دعائیں" (کتاب) میں لکھ دی ہے۔ حضور ﷺ کی ایک دعا بہت مشہور ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشَرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، اللَّهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا، وَأَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا۔[52]

یعنی اے اللہ میرے قلب و قبر اور میرے آگے پیچھے اور میرے دائیں اور بائیں اور میرے اُوپر نیچے اور میری آنکھ اور کان اور بال اور چمڑے اور گوشت اور خون اور ہڈیوں میں نور بنا۔ اے اللہ مجھے بڑا نور دے اور مجھے نور دے اور اے اللہ مجھے نور ہی نور بنا دے۔

فائدہ: جب حضور ﷺ کی دعا مستجاب میں حضور ﷺ نے اپنے ہر ہر عضو اور اندر باہر نور ہونا مانگ لیا اور دینے والے نے سب کچھ دے دیا اب منکر نہ مانے تو میں کیا کروں!

([52]) (سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب 30۔ باب منہ، 358/5، الحدیث 3419، دار الغرب الإسلامي – بيروت، 1998م)

رفع اشتباہ: حدیث مذکور کی صحت کی ضمانت محدثین نے دیدی ہے۔ فقیر کو اس پر مزید لکھنے کی ضرورت نہیں البتہ حضور ﷺ کی دعا مستجاب کی توثیق (تصدیق) مندرجہ ذیل دلائل سے عرض کر دوں تاکہ اہل ایمان کے ذوق و عرفان میں اضافہ اور ازلی بدبخت کی قلبی مرض میں تزاید (اضافہ) ہو۔

حلیہ: حلیہ شریف پڑھنے والے یقین سے تائید و تصدیق کریں گے خود نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کو انور، براق، اوضاء، یتلا لا (چمک روشنی) وغیرہ سے موصوف کیا گیا ہے یہاں تک آپ کے تبسم سے دیواریں نورانی ہو جاتیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے اُمت مصطفی ﷺ نے اپنے نبی پاک کی بشریت مبارک کو نورانی بشریت مانا ہے۔

سایہ بھی نہ تھا: حضور سرورِ عالم ﷺ کا سایہ بھی نہ تھا اگرچہ تاریک سایہ ثابت کرنے والے اب بھی اسے ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اُمت مصطفی ﷺ کے دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ محبوبِ خدا ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ صرف شکی طبیعت کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

(۱) حضرت امام نسفی (م ۷۰۱ھ) فرماتے ہیں:

قال عثمان إن الله ما أوقع ظلم على الأرض لئلا يضع إنسان قدمه على ذلك الظل فلما لم يمكن أحداً من وضع القدم على ظلك ۔[53] (معارج رکن چهارم صفحه100)

یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا تاکہ کوئی انسان اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

(۲) حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

لم يكن للنبي صلى الله عليه وسلم ظل، ولم يقم مع الشمس قط إلا غلب ضوؤه ضوء الشمس، ولم يقم مع سراج قط إلا غلب ضوء السراج ۔[54]

یعنی حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آگیا۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار آفتاب کی روشنی پر غالب آگئے۔ نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیاء میں مگر یہ کہ آپ کے انوار نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

حضرت حکیم الترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ذکوان تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرى له ظل في شمس ولا قمر

یعنی رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا اور نہ ہی چاندنی میں

([53]) (تفسير النسفي، سورة النور تحت آيت 12، الباب 12، 492/2، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419 هـ 1998 م)

([54]) (شرح الزرقاني، باب، الفصل الاول في كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 525/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ "الخصائص الکبریٰ" میں ایک مستقل باب مرتب فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

باب الآية في أنه صلى الله عليه وسلم لم يكن يرى له ظل

اخرج الحكيم الترمذي عن ذكوان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يرى له ظل في شمس ولا قمر

اور پھر اس میں حکیم ترمذی سے حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل فرمانے کے بعد حضرت امام ابن سبع سے اس پر شہادت پیش فرماتے ہیں:

قال ابن سبع من خصائصه ان ظله كان لا يقع على الأرض وأنه كان نورا فكان إذا مشى في الشمس أو القمر لا ينظر له ظل ۔[55]

(ترمذی، نوادر الاصول، زرقانی جلد4، صفحہ 240)

یعنی آپ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوا اور نہ سورج اور چاند کی روشنی میں دیکھا گیا۔

حضرت امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ (م ۴۵۰ھ) نے یوں رقم فرمایا:

وروي أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا مشى لم يكن له ظل ۔[56] (مفردات امام راغب، صفحہ 217)

یعنی مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چلتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔

حضرت امام شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) تحریر فرماتے ہیں:

لا ظل لشخصه اى جسده الشريف اللطيف[57]

یعنی حضور انور ﷺ کے سراپائے لطیف کا سایہ نہیں۔

احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: أنه ﷺ إذا مشى في الشمس أو في القمر لا يكون صلى الله عليه وسلم ظل لأنه كان نورا ۔[58]

(سیرت حلبیہ جلد2، صفحہ 422)

یعنی بے شک نبی کریم ﷺ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو آپ کے جسم انور کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

([55]) (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشريف ﷺ، 116/1، دار الكتب العلمية۔ بيروت)

([56]) (المفردات للراغب الاصفهانى، كتاب الظاء، 315/1، دار المعرفة)

([57]) (نسيم الرياض، فصل، و من دلائل نبوته ﷺ، 335/4، دار الكتب العلمية، الطبع الاولى 1421ھ 2001م)

([58]) (سيرة الحلبية، باب نبذة من خصائصه ﷺ، 423/3، دار الكتب العلمية بيروت الطبعة: الثانية 1427ھ)

ومما يؤيد انه ﷺ صار نورا انه كان اذا مشى فى الشمس والقمر لايظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف وهو ﷺ قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانية وصيره نورا صرفا لايظهر له ظل اصلا۔ [59] (افضل القریٰ، صفحہ 72)

یعنی نبی کریم ﷺ کے نوری ہونے کی تائید اس بات سے یہ بھی ہوتی ہے کہ حضور ﷺ جب چاند، سورج کی روشنی میں چلتے تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا اس لئے کہ سایہ کثیف کا ظاہر ہوتا ہے اور حضور ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے تمام کثافتوں سے پاک فرما کر آپ کو نورِ خالص بنا دیا تھا اس لئے حضور ﷺ کا سایہ بالکل ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

علامہ شیخ محمد طاہر "مجمع البحار جلد 3 صفحہ 405"، علامہ شیخ سلیمان جمل "فتوحاتِ احمدیہ شرح ہمزیہ صفحہ 176" میں اسی مضمون کو بالفاظِ متقاربہ علی الترتیب اس طرح لائے ہیں:

فكان إذا مشى في الشمس أو القمر لا يظهر له ظل عن ابن عباس: لم يكن للنبي صلى الله عليه وسلم ظل [60]

نبی کریم ﷺ جب دن میں یا رات میں چلتے تھے تو سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا سیرت شامی میں صاحب شامی بھی یہی مضمون ارقام فرماتے ہیں۔

یونہی امام فخر الدین رازی نے خیال فرمایا ہے۔ "سیرت حلبیہ جلد 2 صفحہ 94" پر امام تقی الدین سبکی کا یہ شعر بھی اسی عقیدہ پر شاہد ہے۔

لقد نزه الرحمن ظلك أن يرى   على الأرض ملقى فانطوى لمزية

یعنی رحمن نے آپ کے سایہ کو زمین پر واقع ہونے سے پاک فرمایا اور پامالی سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی عظمت وفضیلت کی بناء پر اسے لپیٹ دیا۔ [61]

صاحب الوفاء کی یہ حقیقت افروز رباعی بھی ملاحظہ فرمایئے:

ماجر لظل احمد اذيال   فى الارض كرامة كما قد قالوا

هذا عجب وكم به من عجب   والناس لظله جميعا قالوا

یعنی حضور ﷺ کے سایہ کا دامن بسبب بزرگی زمین پر نہیں کھینچا گیا یہ بات کس قدر تعجب خیز ہے کہ تمام لوگ آپ کے زیر سایہ آرام بھی فرماتے ہیں۔

اس روح پرور ایمان افروز رباعی کو علامہ خفاجی علیہ الرحمۃ "نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 319" میں بھی لائے ہیں اور پھر نتیجہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں: قد نطق القرآن بأنه النور المبين وكونه بشرا لا ينافيه [62]

([59]) (الكواكب الدرية بشرح الجواهر البرزنجية، ص 32 الى 33، دار الكتب العلمية)

([60]) (شرح الزرقانى، باب، الفصل الاول فى كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 525/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417ھ 1996م)

([61]) (سيرة الحلبية، باب غزوة بنى المصطلق، 412/3، دار الكتب العلمية بيروت الطبعة: الثانية 1427ھ)

([62]) (نسيم الرياض، فصل، ومن دلائل نبوته ﷺ، 335/4، دار الكتب العلمية، الطبع الاولى 1421ھ 2001م)

یعنی اس پر قرآن کریم شاہد و ناطق ہے کہ حضور ﷺ نورِ مبین ہیں اور حضور کا جامۂ بشریت (انسانی صورت میں جلوہ گری) میں ہونا سایہ نہ ہونے کے منافی (خلاف) نہیں۔

امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ یوں ارقام پذیر ہیں:

ناچار اورا سایہ نبود..........نیز درعالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف ترست وچوں لطیف ترازوے درعالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد (مکتوبات شریف)

یعنی بے شک نبی کریم ﷺ کا سایہ نہیں تھا کیونکہ اس جہاں میں ہر شخص کا سایہ اس سے زیادہ لطیف ہے اور نبی کریم ﷺ سے زیادہ لطیف جہاں میں کچھ بھی نہیں پھر آپ کے لئے سایہ کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ہرگاہ جب محمد رسول اللہ ازلطافت ظل نبود خدائے محمد چگونہ ظل باشد۔ (مکتوبات شریف)

یعنی جب محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے سببِ لطیف ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے لئے سایہ کیسے ہو سکتے ہے؟

لم یخلق الرحمن مثل محمد ابدا وعلمی انہ ل ایخلق

یعنی اللہ تعالٰی نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی مثل پیدا ہی نہیں کیا اور میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالٰی پیدا ہی نہیں کرے گا۔[63]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃاللہ تعالٰی علیہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

نبود مرآنحضرت را سایہ نہ در آفتاب ونہ درقمر رواہ الحکیم الترمذی عن ذکوان فی نوادر الاصول الیٰ ان قال ونوریکے از اسمائے آنحضرت است ونورارسایہ نباشد۔ (مدارج النبوۃ)

نیز دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ونمی آفتاو آنحضرت راسایہ برزمین کہ محل کثافت ونجاست ودیدہ نہ شد اوراسایہ در آفتاب (الیٰ ان قال) چوں آنحضرت ﷺ عین نورباشد نورراسایہ نباشد۔

یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے سایہ نہیں تھا اس لئے کہ آپ ﷺ نور ہیں اور نور کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح "مدارج النبوہ جلد 2 صفحہ 61" میں ہے:

عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو برزمین نمی افتدکہ مبادا برزمین نجس افتد

---

(63) (حیاۃ الحیوان الکبری، باب فائدۃ اجنبیۃ، 75/1، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، 1424ھ)

یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کہیں زمین پلید پر واقع نہ ہو جائے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ ممکن ہے کہ آپ کے سایہ پر کسی کا پاؤں نہ آجائے۔مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر نے اپنی کتاب "سایہ ندارد" میں لکھا ہے۔

فائدہ: یہاں صرف یہی عرض کرنا تھا کہ جس ذات کا سایہ نہیں وہ نور نہیں تو اور کیا ہے۔امام اہل سنت سیدنا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا　　سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

خوراک نور: ہر انسان کے فضلات خوراک بنتے ہیں اچھی خوراک کا اثر فضلات پر پڑتا ہے۔حضور ﷺ کی خوراک کے اثرات کا بیان حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا: یطعمنی ربی ویسقینی[64]

یعنی میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

یہ ظاہری و باطنی ہر طرح کی غذا کو شامل ہے تو باری تعالیٰ کی قدرت سے کیوں بعید (دور) سمجھا جا رہا ہے جب وہ مٹی سے ہماری بہتر غذا بناتا ہے تو وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی غذا کو نور کیوں نہیں بنا سکتا۔چونکہ ہمارے حریف (مخالف) بے دینوں سے متاثر ہو کر حضور ﷺ کو اپنا جیسا سمجھ کر ہر معاملہ میں اپنے اوپر قیاس (گمان) کرتے ہیں۔حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں ہر دور کے بے دینوں کے متعلق یوں تنبیہ فرمائی ہے۔

مثنوی شریف:

(۱)اشقیاء رادیدۂ بینا نبود　　نیک وبددردیدہ شان یکسان نمود
(۲)ہمسری باانبیاء برداشتند　　اولیاء راہمچو خود پند اشتند
(۳)گفت اینک مابشر ایشان بشر　　ماؤ ایشان بستہ خواب خور
(۴)این ند انستند ازعمیٰ　　ہست فرقے درمیان بے منتہیٰ
(۵)ہر دوگون زنبور خورد اندازمحل　　ایک شدزان نیش وزان دیگرعل
(۶)ہردوگون آہوگیا خوردندوآب　　زین یکے سرگیں شدندان مشکناب
(۷)ہردونے خوردند ازیک آبخور　　آں یکے خالی وآں پُر ازشکر
(۸)صدہزاراں اینچنیں اشباہ بین　　فرق شان ہفتاد سالہ راہ بین
(۹)این خورد گردد پلیدی زوجدا　　وان خورد گردوہمہ نورخدا
(۱۰)ہر دو صورت گربہم ماننددواست　　آب تلخ وآب شیریں راصفاء ست
(۱۱)جزکہ صاحب ذوق کہ شناسد بیاب　　اوشناسد آب خوش ازشورہ آب

---

[64] (مسند ابی الاعلی. باب ثابت البنانی عن انس.36/6.الحدیث 3282. دار المأمون للتراث – دمشق. الطبعة: الأولى. 1404 1984)

یعنی

(۱)شوم بخت (بدقسمت) حق بین (حق دیکھنا) آنکھوں سے محروم ہیں اسی لئے ان کی آنکھوں میں نیک وبد یکساں ہیں۔

(۲)چنانچہ اُنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ کیا اور اولیائے کرام کو اپنے جیسا سمجھ لیا۔

(۳)اور کہہ دیا کہ ہم بھی بشر ہیں اور وہ بھی بشر کیوں کہ ہم دونوں نیند اور طعام کے پابند ہیں اسی لئے ان (انبیاء واولیاء) میں کوئی فرق نہیں۔

(۴)لیکن اُنہوں نے اپنی کور باطنی (دل کے اندھاپن) سے یہ نہ سمجھا کہ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

(۵)مثلاً ایک ہی رنگ کے بِھڑ (اڑنے والے کیڑوں کی قسم) ہیں۔ دونوں نے پھولوں اور شگوفوں کا رس ایک ہی جگہ سے چوسا مگر ایک سے زہر (ڈنک) دوسرے سے شہد پیدا ہوا۔

(۶)دوسری مثال: دو قسم کے ہرنوں کے ایک ہی طرح کا گھاس کھایا اور ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا لیکن ایک سے بے فائدہ مینگنیاں نکلیں دوسرے سے خالص عطر کستوری۔

(۷)تیسری مثال: دو قسم کے گنے ہیں۔ دونوں ایک ہی گھاٹ سے سیراب ہوئے لیکن ایک بے کار کھوکھلا ہے دوسرا شکر سے بھرپور ہے۔

(۸)ایسی لاکھوں مثالیں ہیں جن میں ستر برس (بیشمار) کی راہ کا فرق ہے۔

(۹)اسی طرح یہ (عام بشر) غذا کھاتا ہے تو اس سے نجاست نکلتی ہے اور وہ نبی (علیہ السلام) کھاتے ہیں تو وہ تمام نورِ خدا بن جاتا ہے۔

(۱۰)اگرچہ دونوں کی صورتیں ملتی جلتی ہیں تو کیا ہوا (دیکھئے) تلخ پانی اور میٹھے پانی دونوں ہمشکل ہیں (لیکن کڑوا اور ہے میٹھا اور)

(۱۱)صاحب ذوق کے سوا کون پہچان سکتا ہے فلہذا اے عزیز کسی صاحب ذوق کی صحبت حاصل کرو ہی میٹھے اور کڑوے پانی کا فرق بتا سکتا ہے۔

خیر خواہانہ پند (نصیحت) **و موعظت** (رہنمائی): یہی عارف باللہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ ایک اور مقام پر نصیحت فرماتے ہیں کہ

کارپاکاں را قیاس از خود بگر	گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر
شیر آن باشدکه مرد اورا خورد	شیر آن باشد که مردم راوند
جمله عالم زمین سبب گمراه شد	کم کسے زابدال حق آگاه شد

یعنی

(۱)اے عزیز پاک لوگوں کا قیاس اپنے اوپر نہ کر (دیکھ) شیر اگرچہ لکھنے میں شیر دودھ کا ہمشکل ہے لیکن ان میں بڑا فرق ہے وہ یہ کہ

(۲)شیر (دودھ) وہ ہے جسے آدمی نوش کرتا ہے لیکن شیر (جانور) وہ ہے جو آدمیوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔

(۳)اس غلط قیاس پر تو بہت سے لوگ گمراہ ہوئے شاذ ونادر ہی کوئی بندہ خدا محبوبانِ خدا کا واقف ہو سکا۔

فائدہ: سمجھدار کے لئے حضرت مولانا رومی قدس سرہ کے یہی چند اشعار بھی کافی ہیں کیوں کہ غذا کے اثرات کا نام فضلات ہے۔

فضلات: ہماری غذا کے اثرات پلید اور غلیظ اور محبوبِ خدا ﷺ کی غذا مبارک کے فضلات شریفہ طیب وطاہر بلکہ دارین کی نجات کے ضامن۔ لیکن بے سمجھ کے بارے میں ظاہر ہے کہ اسے دفتر (لائبریری کی تمام کتابوں سے سمجھانا) بھی بیکار پھر وہ بے سمجھی کے ساتھ ضدی بھی ہو تو....

بہشتی انسان: مسلمات میں سے ہے کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو اس وقت کی یکو(ایک بھی) کیفیت دنیوی کیفیت کے برعکس ہو گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہونگی ان سے نزدیک والے (دوسرے گروہ کی صورتیں) اس چمکتے ہوئے تارے سے زیادہ روشن ہوں گی جو آسمان پر چمکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں (اہل جنت) کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ نہ ان میں اختلاف ہوگا نہ دشمنی.......نہ وہ بیمار ہوں گے نہ انہیں قضائے حاجات کی ضرورت پیش آئے گی۔ ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا ان کی آنکھیں سرمگیں، چہرے بے ریش اور بدن بالوں کے بغیر ہوں گے۔ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ناز ونعمت میں رہے گا۔ فکر مند نہیں ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔[65]

ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے اجزاء جنت کے ہیں اسی لئے حضور ﷺ نے ان خوش قسمت صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی بہشتی فرمایا جسے آپ کا خونِ اقدس اور پیشابِ اطہر پینا نصیب ہوا۔

انتباہ: جب عام بہشتیوں کے متعلق یہی ایمان تو پھر بہشت بانٹنے والے بلکہ جن کے صدقے بہشتیوں کی یہ قدر ومنزلت ہے ان کے لئے کہنا کہ اُن میں اور ہم میں کیا فرق ہے وہ بھی بشر اور ہم بھی۔

بشریت محمدیہ کی تخلیق: ماروے ربانی عبداللہ بن ابی حمزہ النفوس میں اور ابن السبع نے "شفاء الصدور" میں "کعب الاحبار" سے ذکر کیا کہ حضور ﷺ کی تخلیق بشریت محمدیہ رفیع اعلیٰ کے ملائکہ لے کر زمین پر اُترے۔ مدینہ منورہ سے روضہ اطہر سے خاک اُٹھائی جو روشن منور تھی اسے جنت کی نہروں میں تسنیم کے پاک وصاف پانی سے گوندھا گیا یہاں تک کہ وہ روشن موتی کی طرح ہوگئی اور اس سے عظیم شعاعیں نکلتی تھیں۔[66]

قبلہ اصل: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اصل طِینَت نافِ ارض ہے یعنی وہ جگہ جہاں کعبہ معظمہ کا کمرہ ہے اس معنیٰ پر آپ اصل کائنات ہیں اسی لئے آپ کا لقب امی بھی ہے۔[67]

([65]) (صحیح المسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها، باب اول زمرة تدخل علی صورة القمر، 2179/4، الحدیث 2834، دار إحیاء التراث العربي بیروت)
([66]) (سیرة الحلبیة، باب بنیان قریش الکعبة ﷺ، 213/1، دار الکتب العلمیة بیروت الطبعة: الثانیة 1427ھ)
([67]) (سبل الهدی و الرشاد، الباب الاول فی تشریف الله له ﷺ، 68/1، دار الکتب العلمیة بیروت–لبنان، الطبعة: الأولی، 1414ھ 1993م)

باب دوم

جسم معطر: عام انسان کی تخلیق سیاہ اور بدبودار مٹی سے ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (پارہ۱۴، سورۃالحجر، اٰیت۲۶)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی۔

چنانچہ فرمایا: فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ۝ (پارہ۳۰، سورۃالطارق، اٰیت۷-۵)

ترجمہ: تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا۔ جست کرتے پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے۔

ظاہر ہے جہاں ایسی گندی اور بدبودار مٹی ہو وہاں سے بدبو ہی آئے گی اس سے ہر انسان اپنے اندر جھانک کر دیکھے کہ باوجود خود کو صاف ستھرا رکھنے اور صابون وغیرہ سے جسم کو دھونے کے تب بھی انسان کے جسم سے مکروہ اور گندی بو محسوس ہوتی ہے خود کو زیادہ دوسروں کو کم۔ یہ تو اس کریم کی مہربانی ہے کہ اُس نے عیب پوشی فرماتے ہوئے ہماری قدر و منزلت میں آنچ نہ آنے دی کہ ہمارے میں باوجود گندی اور بدبودار مٹی اور گندے اور نجس پانی کے ہماری جسمانی بدبو نمایاں کرنے کے بجائے محدود رکھی جسے صرف ہم محسوس کریں اور بس۔

اجسادِ انبیاء علیہم السلام: انبیاء و رسل کرام علیٰ نبینا علیہم السلام کے اجسادِ مبارکہ تسنیم جنت سے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

إنا معاشر الانبياء تنبت أجسادنا على أرواح أهل الجنة[68] (کنز العمال، الجزء 11، الصفحة477)

یعنی ہم انبیاء علیہم السلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح مطابق اُگتی پرورش پاتی ہیں۔

فائدہ: اہل جنت کی ارواح کی پاکیزگی اور ان کی خوشبو سے وہی واقف ہے جو خود اہلِ بہشت ہے اور بہشت کی خوشبو کی تو یہاں مثال ملنی مشکل ہے پھر وہاں کی ارواح کی خوشبو کا کیا کہنا۔ اس کا نمونہ رسالت مآب ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو مبارک کا حال ان سے سنیے جنھوں نے سونگھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواھی: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم یا دیبا کو آپ کے کفِ مبارک (ہتھیلی) سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔[69] (بخاری جلد1صفحہ264)

مقدس ھاتھ کی خوشبو: جس شخص سے آپ مصافحہ کرتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ سے خوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ اپنا دست مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہوتا۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا۔ بچے آپ کے سامنے آئے آپ ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو اپنے ہاتھ مبارک سے

---

[68] (کنز العمال، الباب جامع الانبیاء، 473/12، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

[69] (صحیح البخاری، کتاب، الباب مایذکر من صوم النبی ﷺ، 39/3، دار طوق النجاة، الطبعة الاولی 1422ھ)

مسح فرمانے لگے میرے رخسار کو بھی آپ نے مسح فرمایا پس میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک یا خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا تھا۔[70] (مسلم شریف جلد2صفحہ 256)

کستوری سے زیادہ: وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرتا تھا یا میرا بدن آپ کے بدن سے مس کرتا تو میں اس کا اثر بعد ازاں اپنے ہاتھ میں پاتا اور میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میری طرف بڑھایا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے۔[71] (شرح زرقانی جلد4 صفحہ 183)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا تو فَكَانَ ينم عَلَيَّ مِسْكًا[72] یعنی مجھ سے کستوری سی خوشبو مہکتی تھی۔

جملہ عالم اسلام کا اتفاق: تقریباً تمام مذاہب اسلامیہ کے علماءِ کرام متفق ہیں کہ حضور ﷺ کا جسم اطہر ہر قسم کی غلاظت و بدبو سے پاک اور صاف وستھرا تھا بغیر بیرونی خوشبو کے استعمال کے آپ کا جسم معطر خوشبوناک تھا اور ہر صحیح دماغ والے کو آپ کے جسم اطہر سے خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

وھابی بددماغ: وہابیوں دیوبندیوں کے بعض بددماغ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے جسم سے اس لئے خوشبو آتی تھی کہ آپ دنیوی عطر بہت زیادہ استعمال فرماتے تھے۔

فائدہ: ایسے بددماغ اب بھی ہیں انہیں حضور نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر کی ذاتی فطری خوشبو کا انکار ہے اگر احادیث دکھائیں تو کہیں گے یہ احادیث ضعیف ہیں اگر کوئی روایت دکھائی جائے تو آخری جواب وہی ہوگا جو مذکور ہوا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خوشبو: جونہی حضور ﷺ کا نور مبارک حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم میں منتقل ہوا تو وہ بھی خوشبوناک ہوگئے چنانچہ بیمارِ اُمت کے حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ پھر یہی نور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا فرمایا پھر یہ نور سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہا پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب تک پہنچا تو یہاں حافظ ابو سعید نیشاپوری نے ابی بکر بن ابی مریم سے اور اُنہوں نے "کعب الاحبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جب حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہوگئے تو ایک دن حطیم میں سوگئے جب آنکھ کو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے۔ ان کو حیرت ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنانِ قریش کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ بیان کیا اُنہوں نے جواب دیا کہ معلوم کرو کہ رب السموات نے اس نوجوان کو نکاح کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اُنہوں نے اول قیلہ سے نکاح کیا اور ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا اور وہ عبداللہ (آپ ﷺ کے والد ماجد) کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور عبدالمطلب کے

---

[70] (صحیح المسلم، کتاب الفضائل، الباب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم، 1814/4، الحديث 2330، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[71] (شرح الزرقانی، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 453/5، دار الکتب العلمیة م، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

[72] (شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل الله تعالى له المحاسن خلقاو خلقا باب، اما نظافة جسمه طیب ریحه وعرقه، 63/1، دار الکتب العلمیة البطع الاولی 1421ھ)

بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا اور جب قریش میں قحط ہوتا تھا تو عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل (پہاڑ) کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے سے حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ڈھونڈتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ برکت نورِ محمدی ﷺ کے بارانِ عظیم مرحمت فرماتے۔ یہ تمام واقعات حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے ظہور ہوئے۔[73]

گھر سے مسجد تک: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لاتے تو آپ کی تشریف آوری کا علم خوشبو سے ہو جاتا تھا۔[74] (رواہ الدارمی وابو یعلی وبزار)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی گواہیاں: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی چند نشانیاں ہیں:

(۱) جب کوئی راستہ حضور ﷺ طے فرماتے تو وہ راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ یقین کر لیتے کہ آپ اس راہ سے گزرے ہیں۔[75]

(۲) کسی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتے۔[76] (دارمی، بیہقی، ابونعیم)

عوام کی گواہی: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے ہی بوجہ خوشبو کے ہم جانتے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔[77]

راہ گیروں کی گواہی: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ پاک کے راہ گیر راستوں کی خوشبو سے جان لیتے تھے کہ حضور ﷺ یہاں سے گزرے ہیں۔[78]

رات کی تاریکی کی گواہی: دارمی نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کی تاریکی میں ہم آپ ﷺ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے۔[79]

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی: بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کو گھر پر لے آئی میں آپ کو قبیلہ سعد کے گھروں میں لے جاتی اور آپ کے جسم اطہر سے مجھ کو مشک کی طرح خوشبو آتی تھی۔[80]

---

[73] (مواہب اللدنیہ، باب، طہارت نسبہ ﷺ، 63/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[74] (سبل الهدى و الرشاد، الباب التاسع عشر فى عرقه ﷺ، 87/2، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[75] (سنن الدارمی، كتاب علامات النبوة، 245/1، الحديث 68، دار التأصيل – القاهرة، الطبعة الأولى 1436 هـ 2015 م)

[76] (دلائل النبوة، الفصل الثالث: ذكر فضيلته ﷺ بأسمائه، 61/1، الحديث 19، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، 1406 هـ 1986 م)

[77] (سبل الهدى و الرشاد، الباب التاسع عشر فى عرقه ﷺ، 87/2، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[78] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فى كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 89/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[79] (سنن الدارمی، كتاب علامات النبوة، 244/1، الحديث 67، دار التأصيل – القاهرة، الطبعة الأولى 1436 هـ 2015 م)

[80] (سبل الهدى و الرشاد، الباب الرابع فى سياق قصة الرضاع و ما وقع فيها، 387/1، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

فائدہ: اے وہ بدقسمت انسان اپنے آقاﷺ کو اپنے اوپر قیاس کرنے والے ذرا اپنے دودھ پیتے بچے کو سونگھئے کہ اس سے کتنی گندی اور طبیعت کو ناخوشگوار کرنے والی بدبو ہے کہ جس سے تو خود بھی گھبراتا ہے لیکن طائف کی دائی اجنبی مائی میرے اور سب کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیﷺ کے بچپن کی محبوب خوشبو کی مرغوبیت کو کیسے پیار اور عقیدت سے بیان کر رہی ہیں اس کے باوجود پھر بھی تو سمجھتا ہے کہ وہ بھی بشر۔ پھر تیرے جیسا قسمت کا مارا انسان اور کوئی نہ ہو گا۔

حجیفہ کی گواھی: حضرت حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نماز پڑھ کر تشریف لائے:

فَقَامَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ بِيَدِهِ يَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ۔[81] (زرقانی جلد4صفحہ 227)

یعنی تو لوگ آپ سے مصافحہ کر کے ہاتھ اپنے چہروں پر ملتے۔ میں نے بھی آپ سے مصافحہ کر کے اپنے چہرے پر ملا تو آپ کا ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔

یزید بن اسود کی گواھی: حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کا ہاتھ پکڑا (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 89/2، المکتبة التوفیقیة، القاهرة مصر)

فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ زرقانی جلد 4 صفحہ 227

یعنی تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔[82]

شیر خدا کی گواھی: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وصال شریف کے بعد جب میں نے حضور سرورِ عالمﷺ کو غسل دیا تو

وسطعت ريح طيبة لم يجدوا مثلها قط۔[83] (کنز العمال، الجزء 7، الصفحة255)

یعنی آپ سے ایسی خوشبو مہکی کہ میں نے اس جیسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔

کوچے بسادیئے: حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

إذا مر في طريق من طرق المدينة وجدوا منه رائحة الطيب وقالوا: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الطريق۔[84]

(دلائل النبوۃ صفحہ 380)

---

[81] (سنن الدارمی، کتاب الصلاة، 78/2، الحدیث 1484۔1391، دار التأصيل–القاهرة، الطبعة الأولى 1436 هـ 2015 م)

[82] (شرح الزرقانی، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 539/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

[83] (کنز العمال، باب شمائل الاخلاق، 255/7، الحدیث 18797، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[84] (شرح الزرقانی، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 535/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

یعنی حضور ﷺ جب مدینہ منورہ کی کسی گلی سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی سے حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

معاذ بن جبل کی گواہی: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كنت أسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أدن مني فدنوت منه فما شممت مسكا ولا عنبرا أطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم [85]

یعنی میں حضور ﷺ کے ساتھ کہیں جارہا تھا آپ نے فرمایا میرے قریب ہو۔ میں آپ کے قریب ہوا تو آپ جیسی میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی اور نہ کوئی عنبر جیسی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو تھی۔

مکھی نہ کبھی بیٹھی: حضور ﷺ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بلکہ بعض علماءِ کرام نے فرمایا کہ آپ کے کپڑے پر بھی مکھی نہیں بیٹھا کرتی تھی۔ [86]

لطیفہ: کسی نے مکھی سے پوچھا کہ تو حبیب خدا ﷺ کے دامن کو کیوں نہیں لپٹ جاتی جب کہ ساری کائنات آپ کے دامن اقدس کو لپٹ رہی ہے۔ جواب دیا کہ گندی ہوں مگر گستاخ نہیں ہوں یعنی میں دامن کو نہیں لپٹتی کہ کہیں میری گندگی آپ کو لگ نہ جائے اور میں گستاخوں میں شمار ہو جاؤں۔

غوث اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی حال تھا کہ آپ کا سایہ بھی نہ تھا اور آپ کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ یہی حال ہر فنافی الرسول کامل کا ہے جو کہے کہ حضور ﷺ کی بشریت اور میری بشریت میں کوئی فرق نہیں تو اس کے منہ پر تھوڑا سا گڑ وغیرہ لگادیں پھر مکھیاں چھوڑ کر قدرت کا تماشا دیکھیں کہ گھنٹہ نہ گزرے گا تو وہ برابری کا دم بھرنے والا توبہ کر کے کہے گا

کہاں میں کہاں وہ نورِ خدا ☆ یا مصطفی یا مصطفی یا مصطفی

مچھر کی حیاء: حضور ﷺ کے خون اقدس کو مچھر نہیں چوستا لیکن عام بشر کا نہ خون چوستا ہے بلکہ ڈنک لگادے تو چیخیں نکل جاتی ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ مچھر اپنے نبی علیہ السلام کی پہچان اور ان سے حیاء کرتا ہے لیکن ایک انسان وہ بھی ہے جو کہتا پھرتا ہے کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں صرف یہی کہ وہ نبی ہیں اور ہم نبی نہیں۔ [87]

اسی طرح مچھر مکھی وغیرہ کی بات نہیں بلکہ ان کی طرح ہر موذی (تکلیف دہ) اور ہر غلیظ قسم کے جانور رسول اللہ ﷺ سے دور رہنے کی کوشش میں رہتے تاکہ وہ کسی بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب نہ کر بیٹھیں لیکن یہ موذی انسان ستائے گا تو اپنے نبی علیہ السلام کو ان کے عیوب و نقائص ڈھونڈ کر۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ارمان ظاہر فرمایا کہ:

---

[85] (سبل الهدى و الرشاد. الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ .87/2، دار الكتب العلمية بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[86] (الشفا. الباب الرابع ما اختص به ﷺ، 200/7، دار الفكر، عام النشر: 1409 هـ 1988 م)

[87] (شرح الزرقاني، باب، الفصل الاول في كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 539/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

ليس شيء إلا يعرف أني رسول الله غير كفرة الجنّ والإنس[88]

یعنی مجھے ہر شے جانتی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ ہوں سوائے سرکش انسان و جن کے۔

جوئیں کہاں: حضور نبی پاک ﷺ کا جسم اطہر چونکہ نورانی ہے اسی لئے آپ کے جسم اطہر میں جوئیں نہیں ہوتی تھیں۔اس کی اصل وجہ ظاہر ہے کہ جوئیں جسم کے گندے اور غلیظ پسینے اور اس پر گندی میل کچیل جم جانے سے انسانی جسم سے پیدا ہوتی ہیں یہ کوئی بیرونی مخلوق نہیں۔[89] یہی وجہ ہے کہ جو انسان صفائی ستھرائی کا خصوصی خیال رکھتا ہو ایسے ہی دوسرے میلے کچیلے انسان اور ان کے استعمالی کپڑوں اور بسترے سے دور رہتا ہو اسے جوئیں نہیں پڑتیں۔اسی سے اب بھی اپنی جیسی بشریت کا الزام لگانے والا نہیں سمجھا تو اسے خدا ہی سمجھ دے۔

سوال: حضور ﷺ نے اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھی تھیں پھر دیکھنے کا کیا معنیٰ؟

جواب: ہم اہل سنت نے بار بار یہ قاعدہ دہرایا ہے کہ حضور ﷺ کے اکثر اُمور تعلیم اُمت کے لئے ہوتے تھے مثلاً کپڑے سینا، جوتے گانٹھنا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کام کاج کرنا وغیرہ یہ سب تعلیم اُمت کے لئے تھا اسی طرح آپ کا اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھنا بھی۔لیکن افسوس کہ جنہوں نے حضور ﷺ کو ہر طرح اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے اسی لئے وہ مسئلہ کی حقیقت کی سمجھ سے کوسوں دور ہیں۔

جمائی یہ عام بشریت کو لازم ہے لیکن حضور ﷺ کو جمائی نہیں آئی بلکہ تجربہ شرط ہے کہ جب کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ صرف ذہن میں تصور کرے کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی جمائی نہیں آئی تھی اس کے بعد نہ آئے گی۔[90]

فائدہ: چونکہ جمائی کا اصلی اثر شیطان سے ہوتا ہے اسی لئے حضور ﷺ کے لئے شیطانی اثرات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔لیکن عام بشر شیطان کے ہر وقت گھیرے میں ہے اسی لئے عموماً جمائی کے اثرات حملہ آور ہوتے ہیں اگر وہ احسان فراموش نہ ہو تو جمائی کو روکنے کے لئے مذکورہ بالا عمل کو وسیلہ بنائے تو چھٹکارا ہو سکتا ہے اور تجربہ شرط ہے اس سے منکر وسیلہ کی قسمت کا ستارہ ڈوب گیا ہے ورنہ اس تجربہ شرعی کے باوجود وسیلہ کا انکار نہ کرتا اور ساتھ ہی جمائی سے سمجھ جائیے کہ تم کیسے بشر ہو اور حبیب کبریا ﷺ کی بشریت کیسی۔

احتلام: حضور ﷺ کو اپنے جیسے سمجھنے والے اکثر و بیشتر احتلام کی زد میں ہوتے ہیں وہ کیوں صرف اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی ہے کہ اُنہوں نے اس کے محبوب کریم ﷺ کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے ورنہ وہ خود سوچیں کہ انہیں بار بار احتلام کیوں ستاتا ہے اور نبی پاک ﷺ کے لئے ایسا گندا تصور نہ صرف گناہ بلکہ کفر تک پہنچاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے صدقے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آل اطہار کو بھی اس گندے فعل سے محفوظ رکھا بلکہ جو شخص اس موذی مرض سے محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ آپ کے محبوب خلیفہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی سینہ پر لکھ کر خود کو احتلام سے بچنے کے لئے لکھ کر سو جائے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔ سبحان اللہ

---

[88] (سبل الهدى و الرشاد، الباب الثانى فى سجود الابل له و شكواها اليه، 513/9، دار الكتب العلمية بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

[89] (شرح الزرقانى، باب، الفصل الاول فى كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 539/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

[90] (مواهب اللدنيه، باب، الفصل الاول فى كمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 63/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

لطیفہ: جو حضور ﷺ کو محض اپنے جیسا سمجھتا ہے تو خود اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو زندگی بھر احتلام سے محفوظ کر کے دکھلائے اگر اس بیماری سے محفوظ نہیں تو اپنی قدر و قیمت خود سمجھ لے۔

نیند: نیند ہر انسان کو لازم ہے اس کے بغیر زندگی دوبھر ہو جاتی ہے لیکن ہماری نیند اور حضور سرورِ عالم ﷺ کی نیند ایک جیسی نہیں ہماری نیند یہ ہے۔

هو غشية ثقيلة تهجم على القلب فتقطعه عن المعرفة بالأشياء [91]

یعنی وہ ایک بھاری غنودگی ہے جو دل پر طاری ہو جاتی ہے اشیاء کے پہچاننے کی قوت (حس) سلب ہو جاتی ہے۔

اور حضور ﷺ کے لئے حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

فنام حتى نفخ ثم جاء بلال فأذنه بالصلاة فقام فصلى و لم يتوضأ [92] (كنز العمال، الجزء 9، الصفحة489)

یعنی حضور سرورعالم ﷺ آرام فرماتے یہاں تک کہ خراٹے سنے جاتے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطلاع دیتے تو آپ وضو کیے بغیر نماز پڑھا دیتے۔

کچھ سمجھا: تھوڑے یا بڑے غور و فکر کے بعد سمجھیے کہ حضور نبی پاک ﷺ ساری رات نیند فرمائیں خراٹے سنے جائیں گہری نیند سوئیں تب بھی آپ کا وضو نہ ٹوٹے گا ویسے تعلیمِ اُمت کے لئے کر لیں اور کرتے بھی اور ہم صرف ایک منٹ سہارا کر کے اونگھ جائیں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیند سے انسان کے مفاصل جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس سے ہوا کا خروج آسان ہو جاتا ہے اور یہ ہر انسان کو لازم ہے خواہ وہ ہزار بار اپنے مفاصل کے لئے گارنٹی دے تب بھی شریعت مطہرہ اس کے لئے ماننے کو تیار نہیں اور خود انسان بھی اپنی مشینری کے پرزوں کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ لیکن افسوس تو اس بدبخت برادری کا ہے کہ رات کو پیٹ کی ٹینکی فل کر کے سوتے ہی آگے پیچھے کی مشین چالو کر دیتا ہے یہاں تک سردی کا موسم ہو اور گھر کے دروازے کھڑکیاں بند ہوں اور رضائی جسم پر چسپاں ہو پھر صاحب بہادر اچانک بیدار کے ناک کی جھلی سے پوچھیں تو اندازہ معلوم ہو کہ یہ بشر رینگتا ہے خاک پر اور عرش پر ہے ان کی گزر پھر بھی کہتا ہے میں بھی بشر وہ بھی بشر۔

نیند کی رال: ہر انسان سے سوتے ہی منہ سے رال نکلتی ہے اور وہ صرف بدبودار بلکہ اس میں زہریلا مادہ بھی ہے اسی لئے اطباء کہتے ہیں بیداری کے بعد کلی کے بغیر نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو۔ لیکن محبوبِ خدا ﷺ اللہ اللہ!

ھاتھ مبارک: حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک [93] کا خاصہ تھا کہ بے حد خوشبودار تھے جس سے مصافحہ فرماتے وہ تین دن تک اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا اور جس بچے کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیتے وہ خوشبو میں دوسروں سے ممتاز ہو جاتا۔ [94] (حجة الله على العالمين)

---

[91] (دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، باب استحباب الابتداء باليمين في اللباس، 293/5، دار المعرفة، بيروت–لبنان، الطبعة: الرابعة، 1425 ھ 2004م)

[92] (كنز العمال، باب مالا ينقض الوضوء، 489/9، الحديث27105، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

عقیدۂ صحابہ: بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے اس نیت سے مصافحہ کیا کہ آپ کے ہاتھ مبارک ان کے ہاتھ کو لگنے سے خوشبو نصیب ہو گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک کہ طبلہ عطار سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔[95]

فائدہ: صحیح اور برحق ہے کیوں کہ طبلۂ عطار کی خوشبو منٹوں تک رہتی اور ید اللّٰہی ہاتھ میں دائماً خوشبو مہکتی۔

پسینہ اقدس: حضور سرورِ عالم ﷺ کا پسینہ خوشبودار تھا اور عام بشر کا پسینہ بدبودار۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ پسینہ پاک اگر گوشت حرام تو پسینہ پلید اگر گوشت مکروہ تو پسینہ بھی۔ اسی لئے انہیں بوجہ ضرورت گدھا کے پسینہ کو جواز کا فتویٰ دینا پڑا اور انسان کی شرافت کی وجہ سے اس کے پسینہ اس کے گوشت کی وجہ سے جائز کرنا پڑا لیکن اس کی بدبو اپنی جگہ مسلم ہے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انسان کے گوشت کی ترکیب چار عناصر مٹی اور پانی وغیرہ سے ہے اور مٹی اور پانی کے اجتماع سے بدبو لازمی ہے یہی وجہ ہے کہ نالی میں پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی جمع ہوں تو وہی پاک مٹی اور صاف ستھرا پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور حبیب کبریا ﷺ کی بشریت اور آپ کی ترکیب چونکہ نورانی ہے اسی لئے اس سے جو پسینہ نمودار ہو گا وہ بھی نورانی و معطر ہو گا لیکن بدبخت پھر بھی کہتا ہے۔

میں بھی بشر وہ بھی بشر

اُمّ المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ :

كان عرقه في وجهه مثل اللؤلؤ أطيب من المسك الأذفر ۔[96] (خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 67)

یعنی آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا پسینہ شریف موتیوں کی طرح اور کستوری سے زیادہ خوشبو ناک تھا۔

(اس کی مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی کتاب "البشرية لتعليم الامة" میں ہے۔ اُویسی غفرلہ')

شفائے امراض: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ حالت خواب میں آپ ﷺ کو پسینہ آگیا۔ میری ماں اُم سلیم نے ایک شیشی لی اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک اس میں ڈالنے لگی آپ ﷺ جاگ اُٹھے اور فرمانے لگے اُم سلیم! تو یہ کیا کرتی ہے؟ اس نے عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ڈالتے ہیں اور وہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔[97]

---

[93] (حضور ﷺ کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ تھا کہ ایک مشت خاک کفار پر پھینک دی اور ان کو شکست ہوئی۔ یہ وہی دستِ کرم تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہیں پھرا۔ یہ وہی دست شفا تھا کہ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں جاتی رہیں کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز ہیں۔ اسی مبارک ہاتھ میں سنگ ریزوں نے کلمہ شہادت پڑھا اسی مبارک ہاتھ کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سو ساٹھ بت یکے بعد دیگرے منہ کے بل گر پڑے۔ اسی مبارک ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے چاند دو پارہ ہو گیا اسی مبارک ہاتھ کی انگلیوں سے متعدد بار چشمے کی طرح پانی جاری ہوا۔ تفصیل دیکھئے "البشرية لتعليم الامة" اُویسی غفرلہ')

[94] (سیرت رسول عربی، پانچواں وفات شریف و حلیہ مبارک کا بیان ص 263، مکتبة المدینہ، الطبع الاولی 2014م)

[95] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 90/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[96] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشريف ﷺ، 115/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

[97] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ، 89/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

دوسری روایت مسلم میں ہے کہ اُم سلیم نے یوں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے بچوں کے لئے آپ کے پسینہ مبارک کی برکت کے اُمیدوار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تونے سچ کہا اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے عرق مبارک کو بچوں کے چہرے اور بدن پر مل دیا کرتے تھے اور وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہا کرتے۔[98]

فائدہ: حضور نبی پاک ﷺ نہ صرف خوشبوناک بلکہ دافع البلایا ہیں اور یہ صحابیوں کا عقیدہ تھا وہابیوں کا عقیدہ نہیں۔

اُم سلیم کی گواھی: بی بی اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرماتے آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا جب پسینہ آتا تو اسے سک (چند خوشبوؤں کا مرکب) میں ملا لیتی تھی۔[99] (خصائص کبریٰ جلد 1 صفحہ 67)

گھر والوں کی خبر غیروں کو کیا خبر: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبرو تھے آپ ﷺ کے رنگ میں نورانی کیفیت تھی اسی لئے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے والے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔

آپ ﷺ کے چہرے کا پسینہ موتی کی طرح اور خوشبو میں مشکِ ختن (اعلیٰ قسم کی خوشبو) جیسا تھا۔[100] (خصائص کبریٰ جلد 1 صفحہ 67)

پسینہ کھوں یا نور: دیلمی نے دوسندوں سے امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور ﷺ جوتا مبارک سی رہے تھے آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آگیا اس سے ایسا نور پیدا ہوا کہ میں حیران ہوگئی۔ حضور ﷺ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کیوں حیران ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کی کہ آپ کا پسینہ اور نور کی کیفیت ابو کبیر ہذلی کے مندرجہ ذیل پر صادق آتی ہے۔

ومبرأ من كل غبر حيضة وفساد مرضعة وداء مغيل وإذا نظرت إلى أسره وجهه برقت بروق العارض المتهلل

یعنی وہ ہر بچ جانے والے حیض اور دودھ پلانے والی کے فساد اور جلد ہلاک کرنے والے مرض سے پاک ہے اور جب تم ان کے چہرے کی شکنوں کو دیکھوگے تو وہ یوں چمکیں گی جیسے برسنے والی بادل کی بجلی چمکتی ہے

بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے جوتا رکھ کر کھڑے ہوگئے اور میرے ہاں تشریف لاکر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے۔ بی بی نے کہا مجھے یاد نہیں کہ مجھے کبھی ایسی خوشبو آئی ہو جیسے اُس وقت آئی۔

---

[98] (صحيح المسلم، كتاب الفضائل، الباب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم، 1815/4، الحديث 2331، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[99] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص في خلقه الشريف ﷺ، 114/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

[100] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص في خلقه الشريف ﷺ، 115/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

دیگر: اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ جوتے مبارک کو پیوند لگا رہے تھے آپ ﷺ کی پیشانی اقدس سے پسینہ آرہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں حیران رہ گئی اور حیرانی کے عالم میں چرخہ کاتنے سے ٹھہر گئی۔ آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھ کر فرمایا اے عائشہ حیران و پریشان کیوں ہو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (خیر البشر۔ بے مثل بشر)

آپ کے پسینہ سے خوشبو کا آنا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے تھے توصیف کرنے والے۔ سوائے آپ ﷺ کے اور کسی کے چہرہ کو چودہویں کے چاند سے تشبیہ نہیں دی اور جب کبھی آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے موتیوں جیسے قطرے جھڑتے تھے جو مشک و عنبر و کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔[101]

(زینت المجالس، خیر البشر، بے مثل بشر)

سوال: یہ حدیث ضعیف ہے کیوں کہ بغدادی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ اس کے راوی ابو عبیدہ نے ہشام سے کوئی روایت کی ہو۔

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے کیوں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (صاحب بخاری شریف رحمۃ اللہ علیہ) نے اس روایت کو قبول کیا ہے اور علم حدیث کا قاعدہ ہے جس حدیث کو ایسے ائمہ حدیث قبول کر لیں وہ حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔[102]

عطریوں کا گھر: مقدمہ میں ایک صحابی کا قصہ ہم لکھ آئے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی میں اپنی بیٹی بیاہ رہا ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شیشی اور درخت کی ٹہنی لاؤ۔ وہ لایا تو حضور ﷺ نے اپنی دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی بھر دی اور فرمایا یہ شیشی بیٹی کو دو اور اسے کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسے ہی کیا اسی وجہ سے اس گھر کی شہرت بھی بیت المطیبین (عطر والے) سے ہو گئی۔[103]

(خصائص کبریٰ)

صاحب روض نطیف فرماتے ہیں:

يفوح من عرق مثل الجمان له شد العل العواني منه تعتطر

یعنی حضور ﷺ کے پسینہ مبارک میں جو چاندی کے موتیوں کے مشابہ تھی خوشبوئے مشک مہکتی تھی کہ حسین عورتیں اس کو بجائے عطر کے لگاتی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترکہ ورثہ میں جو چیزیں ملیں وہ یہ تھیں:

---

[101] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتة و جمال صورته ﷺ 89/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[102] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشريف ﷺ، 115/1، دار الكتب العلمية۔ بيروت))

[103] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشريف ﷺ، جلد 1 ص 115 الی 116، دار الكتب العلمية۔ بيروت)

(ا)ایک نبی کریم ﷺ کی چادر مبارک (۲)ایک پانی کا پیالہ (۳)ایک خیمہ کا بانس (۴)ایک اُپٹن۔

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اکثر حضور ﷺ آرام فرماتے اور وہیں نزولِ وحی ہوتا تو آپ کو بوقتِ نزولِ وحی پسینہ آجاتا۔اس پسینہ مبارک کو حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور دلہنوں کو دے دیتی اور جو کوئی آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو اپنے جسم پر مل لیتا مرتے دم تک اس کے جسم سے خوشبو نہ جاتی یعنی اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہتی جو عطر و گلاب و عنبر وغیرہ میں بھی نہ پائی جاتی تھی۔[104] امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا:

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا

حضرت حلیمه کیا کهتی هیں: سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی جیسے مشک کی خوشبو ہے۔آپ سے محبت و عقیدت ہر آدمی کے دل میں موجزن ہوگئی اور آپ سے سب پیار کرتے تھے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کا دست مبارک اس جگہ رکھوا تا اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہوتا یہاں تک کہ اپنے جانوروں کا علاج بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے کرتے تھے۔[105] (حجۃ اللہ)

گل گلاب اندر: بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شبِ معراج گلِ سفید اللہ تعالیٰ نے میرے پسینہ سے پیدا فرمایا ایک روایت میں ہے کہ گل سرخ حضور ﷺ کے پسینہ سے پیدا ہوا ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج کی واپسی پر میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اس سے گلِ سرخ پیدا ہو گیا جو شخص مجھے سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھ لے۔[106] (مواہب لدنیہ)

ازاله وهم: بعض لوگ گلاب کی احادیث پر شک کرتے ہیں حضرت شاہ محدث عبدالحق محقق فن حدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ محدثین کی اصطلاحی گفتگو ہے اور فقیر اُویسی غفرلہ پہلے عرض کر چکا ہے کہ اصطلاح حق ہے لیکن فضیلتِ محبوب حق بھی حق ہے۔اسی لئے امام ابوالفرح ہروانی محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ ان احادیث میں وارد ہوا ہے وہ نبی مختار ﷺ کے بحرِ فضل و فضیلتِ بے کنار کا ایک قطرہ ہے۔ورنہ جو عزت پروردگار عالم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو بخشی ہے اور جس مرتبہ پر آپ کو بلند فرمایا ہے یہ ان کے بڑے حصے کی ایک معمولی سی مقدار ہے۔(ایضاً)

اصطلاح محدثین کا جواب: ہاں محدثین کی گفتگو اور ان کی اصطلاح بھی حق ہے کیوں کہ وہ تحقیق و تصحیح اسناد کی بناء پر گفتگو کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے شانِ قدر کے لئے بعید و محال سمجھتے ہیں لیکن وہابیہ دیوبندیہ پر افسوس نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ فی قلوبھم مرض کے مریض ہیں ہاں افسوس ان پر ہے جو ان سے متاثر ہو کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی شانِ اقدس میں محدثانہ گفتگو کی بناء پر شک و شبہ میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی مجبور ہیں کیوں

---

[104] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ 89/2، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ مصر)

[105] (سبل الہدیٰ و الرشاد، الباب الرابع فی سیاق قصۃ الرضاع و ما وقع فیھا، 387/1، دار الکتب العلمیۃ بیروت – لبنان، الطبعۃ: الأولی، 1414 ھ 1993 م)

[106] (مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ 90/2، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ مصر)

نہ انہیں صحبت بد بختوں کی ملی ہے ورنہ حقیقت بین آنکھیں تو اس سے بڑھ کر دیکھتی ہیں یہ بشریت کے پسینہ کی بات ہے نوری پسینہ کا حال امام غزالی رحمۃاللہ علیہ سے سنیئے۔

پسینہ حبیب اعظم ﷺ سے عرش و کرسی اور لوح و قلم وغیرہ پیدا ہوئے.

حضرت امام غزالی قدس سرہٗ لکھتے ہیں:

ومن عرق وجهه خلق العرش والكرسی واللوح والقلم والشمس والحجاب والكواكب وماكان فی السماء۔ [107]

(دقائق الاخبار)

یعنی حضور ﷺ کے چہرۂ اقدس کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح و قلم، سورج حجاب اور کواکب پیدا کئے گئے۔

فائدہ: مخالفین کے لئے یک نہ شد دو شد بلکہ مرگ شد۔ کہ وہ ظاہری پسینہ سے گلاب کی تخلیق کا انکار کرتا رہا۔ امام الثقلین حضرت امام غزالی رحمۃاللہ علیہ نے چہرۂ نورانی (عالم بطون) سے کل کائنات کے اعلیٰ ترین اجزاء کا پیدا ہونا ثابت کر دیا امام غزالی رحمۃاللہ علیہ کی شخصیت عالم اسلام میں محتاجِ تعارف نہیں بلکہ وہابی بھی انہیں مانتا ہے۔

مالک بن سنان اور خون مبارک: اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور یا سر مبارک میں خَود کے دو حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور دوسری جانب سے ابو عبیدہ دوڑے اور آگے بڑھ کر خَود کے حلقے دانت سے کھینچے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابو عبیدہ کا ٹوٹ گیا اس کی پرواہ نہ کی۔ دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔[108] ان حلقوں کے نکلنے سے حضور ﷺ کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لبوں سے اُس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اُس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ [109]

(قرہ العیون)

بہشتی جوان کو دیکھو: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ اُحد میں حضور ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا تو لب مبارک بھی مجروح ہو گیا جس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت مالک بن سنان یعنی حضرت ابو سعید خدری کے والد نے جو دیکھا تو آگے بڑھ کر لب مبارک کو چوسنا شروع کر دیا اور اتنا چوسا کہ وہ جگہ سفید ہو گئی جب وہ چوس رہے تھے تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا اسے پھینک دو تو اُنہوں نے کہا واللہ! میں آپ ﷺ کے خون مبارک کو زمین پر نہ پھینکوں گا اور نگل ہی گئے۔

---

[107] (دقائق الاخبار، ص 4، دار الکتب العلمیة بیروت ولبنان)

[108] (طرح التثریب فی شرح التقریب، الباب اشتد غضب الله علی قوم فعلوا برسول، 212/7، دار إحیاء التراث العربي، ومؤسسة التاریخ العربي، ودار الفکر العربي)

[109] (نسیم الریاض، فصل فی نظافة جسمه، 29/2، دار الکتب العلمیة، الطبع الاولی 1421ھ 2001م)

فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "من أراد أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا" فاستشهد ۔ [110](دقائق الاخبار)

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بہشتی کو دیکھنا چاہے اسے دیکھ لے۔(زرقانی جلد4صفحہ 230)

فائدہ: واقعی وہ بہشتی تھے کہ شہید ہو کر مرے۔

عبداللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: حضور ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے اس سے جو خون مبارک نکلا وہ حضور ﷺ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کرکے فرمایا اسے کہیں ایسی جگہ چھپادو جہاں کوئی نہ دیکھے۔ وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا کیا ہے؟ عرض کی ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے گا۔ فرمایا شاید تو پی آیا ہے۔ عرض کی ہاں فرمایا تو بھی دوزخ سے بچ گیا۔ فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا۔ [111](خصائص کبریٰ جلد1 صفحہ 68، زرقانی جلد4 صفحہ 230)

شہد کا ذائقہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خونِ اقدس کا ذائقہ کیا تھا تو فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی۔(شرح ملا علی قاری)

عقیدہ صحابہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم: راوی لکھتا ہے کہ:

فكانوا يرون أن القوة التي به من ذلك الدم ۔ [112](انوارِ محمدیہ صفحہ 160)

صحابہ کرام یقین رکھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جس قدر طاقت تھی کہ کئی سو بہادروں کو اکیلے ہی بھگا سکتے تھے وہ اسی خون مبارک کی وجہ سے تھی۔

مرتے دم تک: "جوہر مکنون" میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا خون مبارک پیا تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو نکل کر پھیلنے لگی اور یہ خوشبو آپ کے منہ میں ہمیشہ کے لئے قائم ہو گئی تھی یہاں تک کہ آپ کو سولی دی گئی۔[113](خصائص کبریٰ جلد1 صفحہ 68)

قریشی نوجوان: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے پچھنے لگوائے جو خون مبارک نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔

اذهب فقد أحرزت نفسك من النار [114](التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر)

یعنی تو فرمایا تو نے خود کو جہنم سے بچالیا۔

---

[110](شرح الزرقانی، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ، 546/5، دار الكتب العلمية م، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

[111](الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشریف ﷺ، 117/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

[112](الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشریف ﷺ، 117/1، دار الكتب العلمية- بيروت)

[113](مواہب اللدنیہ، باب، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ 93/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[114](التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، كتاب الطهارة، الباب بيان النجاسات والماء النجس، 43/1، موسسة قرطبة، الطبع الاولى 1416ھ1995م)

اصل واقعہ: جب سرورِ عالم ﷺ فارغ ہوئے تو جس قریشی نوجوان نے پچھنے لگائے تو خون مبارک کو گرانے کے لئے لے گیا اور ایک دیوار کے پیچھے دائیں بائیں دیکھ کر خون کو چاٹ لیا۔ واپس آیا تو آپ نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا خون کا کیا ہوا۔ کہا دیوار کے پیچھے دبا آیا ہوں۔ فرمایا:

یعنی کہاں چھپایا ہے۔

عرض کی یَا رَسُولَ اللّٰہِ نَفِسْت عَلَی دَمِک أَنْ أُھْرِیقَهُ فِي الْأَرْضِ فَھُوَ فِي بَطْنِي

یعنی یا رسول اللہ ﷺ مجھے گراں گزرا کہ آپ ﷺ کا خون مبارک زمین میں دباؤں تو کہیں بے ادبی نہ ہو جائے اسی لئے میں نے اسے اپنے پیٹ میں ڈال دیا ہے۔

آپ نے فرمایا: **اذْھَبْ فَقَدْ أُحْرِزَتْ نَفْسُک مِنْ النَّارِ**[115] (التلخیص الحجیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر)

جعفر طیار: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضور ﷺ کا خون مبارک پی لیا تھا۔

دھن پاک اور تھوک مبارک: حضور ﷺ کا دہن مبارک خوشبودار تھا۔(شفاء)

زم زم میں خوشبو: حضور ﷺ کی خدمت میں زم زم شریف کا ایک ڈول لایا گیا:

أتي بدلو، فمضمض منه، فمج فيه مسكا، أو أطيب من المسك، [116]

یعنی تو آپ نے اس میں کلّی کی تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گیا۔

نورانی چھرہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب ضحک(مزاح) فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔[117]

لعابِ مبارک کا کرشمہ: عتبہ بن فرقد جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا اُن کی بیوی اُم عاصم بیان کرتی ہے کہ عتبہ کے ہاں ہم چار عورتیں تھیں ہم میں سے ہر ایک خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی تھی تا کہ دوسری سے اطیب ہو اور عتبہ کوئی خوشبو نہ لگاتا تھا۔ مگر اپنے ہاتھ سے تیل مل کر داڑھی کو مل لیتا تھا اور ہم سب سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ جب وہ باہر نکلتا تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ ہم استعمال خوشبو میں کوشش کرتی ہیں اور تو ہم سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا سبب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریزے نمودار ہوئے میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ سے بیماری کی شکایت کی آپ

---

[115] (التلخیص الحجیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، کتاب الطھارۃ، الباب بیان النجاسات والماء النجس، 43/1، موسسۃ قرطبۃ، الطبع الاولی 1416ھ1995م)

[116] (ابن ماجه، باب الالف، باب المج فی الاناء، 216/1، الحدیث 659، دار إحیاء الکتب العربیة)

[117] (الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی له المحاسن خلقا خلقا باب، اما نظافة جسمه وطیب ریحه وعرقه، 61/1، دار الفکر، عام النشر: 1409 ھ 1988 م)

ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اُتار دو۔ میں نے کپڑے اتار دیئے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک اپنے دست مبارک پر ڈال کر میری پیٹھ اور پیٹ پر مل دیا۔ اُس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو گئی۔[118] (رواہ الطبرانی، حجة الله علی العالمین)

فائدہ: بیماری سے تو انہیں شفاء ہو ہی گئی لیکن حضور ﷺ نے عطا کا منبع (چشمہ) بنا دیا۔

معطر اور بیماری: حضرت عمیرہ بنت مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ قدید (خشک کیا ہوا گوشت) تناول فرما رہے تھے۔ چبا کر ہم سب کو عطا فرمایا ہم میں بوئے ناخوش پیدا نہ ہوئی بلکہ تا دمِ زیست ہمارے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی تھی۔[119] (رواہ طبرانی)

فائدہ: حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ نے جو قدید سامنے رکھا ہوا تھا اس میں سے دیا۔ اس نے عرض کیا اپنے منہ میں سے دیجئے۔ آپ نے منہ سے نکال کر اُسے دیا وہ کھا گئے۔ اُس روز سے فحش اور کلامِ قبیح اس سے سننے میں نہ آیا۔ مذکورہ بالا اُمور کے علاوہ وہ بے شمار پیش گوئیاں اور دعوات جو پوری اور قبول ہوئیں وہ اس منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھیں۔[120]

حدیبیہ کا کنواں: یوم حدیبیہ میں چاہ (کنواں) حدیبیہ کا تمام پانی لشکرِ اسلام نے (جو بقول حضرت براء بن عازب چودہ سو تھے) نکال لیا اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ حضور ﷺ نے پانی کا برتن طلب فرمایا اور وضو کر کے پانی کی ایک کلی کنوئیں میں ڈال دی۔ کوئیں میں اس قدر پانی جمع ہو گیا کہ حدیبیہ میں قریباً بیس روز قیام رہا۔ تمام فوج اور ان کے اُونٹ اسی سے سیراب ہوتے رہے۔[121]

لعابِ دھن مبارک: حضور ﷺ کے منہ مبارک کا لعاب زخمی اور بیماروں کے لئے شفاء تھا۔ چنانچہ خیبر کے دن آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ڈال دیا تو وہ فوراً تندرست ہو گئے گو یا دردِ چشم کبھی ہوا ہی نہ تھا۔[122]

آنکھ روشن: حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا اور دعا فرمائی پس تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہو گئی۔[123]

سراسر کرامت بنا دیا: حضرت عامر بن کریز قریشی عبشمی اپنے صاحبزادے کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے۔ حضور ﷺ عبداللہ کے منہ میں اپنا لعابِ مبارک (تھوک) ڈالنے لگے اور وہ اسے نگلنے لگے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا یہ مسقی (سیراب) ہے۔ حضرت عبداللہ جب زمین یا پتھر میں شگاف کرتے تو پانی نکل آتا تھا۔[124] (استعیاب و اصابہ و خصائص کبریٰ)

---

[118] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه احمد، 77/1، الحديث 98، المكتب الإسلامي، دار عمار بيروت، عمان، الطبعة: الأولى، 1405 1985)

[119] (المعجم الكبير للطبرانی، باب عميرة بنت مسعود، 341/24، الحديث 852، المكتب الإسلامي، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

[120] (مسند احمد، باب محمد بن حاطب، 191/24، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

[121] (صحيح البخاري، كتاب المناقب باب علامات النبوت، 193/4، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[122] (عمدة القاري، باب مناقب علي رضي الله عنه، 216/16، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[123] (زاد المعاد، باب ظهور ابليس فى صورة سراقة الكنانى و وسوسته لقريش، 167/3، ؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: السابعة والعشرون، 1415هـ/1994م)

کنواں مشک سے پُر: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا ڈول لایا گیا آپ نے اس سے تھوڑا سا پی کر کنویں میں ڈال دیا.

ففاح منها مثل رائحة المسك۔[125] (دلائل النبوة ابو نعیم)

یعنی تو اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی گواہی: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان کے گھر کے کنوئیں میں لعابِ دہن ڈال دیا۔ جب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں کسی جگہ کا کنواں نہ تھا۔[126]

بغل شریف: حضور ﷺ کی بغل شریف سفید تھی اور اس سے کسی قسم کی ناخوش بو نہ آتی تھی بلکہ کستوری کی مانند خوشبو آیا کرتی تھی۔[127]

ایک صحابی کی گواہی: حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگساری کے وقت ایک صحابی کا دل کانپ گیا خود فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے ڈر کے مارے کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی گھبرا کر قریب تھا کہ میں گر پڑتا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا اور وہ وقت ایسا تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا اور مجھے اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔[128] (دارمی)

بول اقدس: صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کا بول اقدس پینا نصیب ہوا۔ اُنہوں نے عمداً بول سمجھ کر پیا اور رسول اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوتا تو بجائے اظہارِ ناراضگی کے دارین کے انعامات کی نوید سے نوازتے۔ چند خوش قسمت صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات ملاحظہ ہوں۔

اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا: بی بی اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک رات اُٹھ کر ایک جگہ گھر میں کسی برتن میں بول کیا۔ میں جاگی تو مجھے پیاس محسوس ہوئی میں نے اسی برتن سے پی لیا لیکن مجھے معلوم نہ ہوا کہ یہ کیا ہے۔ صبح اُٹھتے ہی فرمایا اے اُم ایمن اس برتن والی شے کو باہر پھینک دے۔ میں نے عرض کی حضور! وہ تو میں نے رات کو پی لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ سن کر

فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجزه ثم قال: أما إنك لا تتجعين بطنك أبدا[129]

(کنز العمال صفحہ 130 عن الحاکم)

یعنی حضور ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک دکھائی دیئے۔ پھر فرمایا اے ام ایمن تیرا پیٹ کبھی درد نہ پائے گا۔

---

[124] (المستدرک، باب ذکر عبد الله بن عامر بن کریز رضی الله عنهما، 741/3، تحت حديث 6697، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 – 1990م)

[125] (مسند احمد، باب حديث وائل بن حجر، 134/31، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

[126] (الخصائص الكبري، المعجزات و الخصائص فی خلقه الشريف ﷺ، 105/1، دار الكتب العلمية۔ بيروت)

[127] (سیرت رسول عربی، پانچواں وفات شریف و حلیہ مبارک کا بیان ص 274، مکتبة المدينه، الطبع الاولی 2014م)

[128] (سنن الدارمی، كتاب علامات النبوة، 244/1، الحديث 65، دار التأصيل – القاهرة، الطبعة الأولى 1436 هـ 2015م)

[129] (دلائل النبوة لابي نعيم، كتاب الطهارة، الباب بوله وغائطه، 44/1، الحديث 365، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، 1406 هـ 1986م)

برکت بی بی:بی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

كان يبول في قدح من عيدان، ثم يوضع تحت سريره، فجاء فإذا القدح ليس فيه شيء [130]

(التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر)

یعنی حضور ﷺ لکڑی کے پیالہ میں بول اقدس فرمایا کرتے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔(پھر صبح کو گرایا جاتا ہوگا)

ایک رات کو دیکھا کہ وہ خالی تھا آپ نے گھر والوں سے پوچھا کہ اسے کوئی باہر پھینک آیا ہے۔برکت بی بی جو اُم المومنین بی بی اُم حبیبہ کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اور بی بی کی کنیت اُم یوسف تھی۔فرمایا اے اُم یوسف تو نے نری صحت حاصل کرلی۔(عبدالرزاق ابن جریج)

بی بی برکت کی کنیت اُم یوسف تھی۔

بول مبارک کی برکت: محدثین کرام لکھتے ہیں کہ فما مرضت قط حتى كان مرضها الذي ماتت فيه [131]

(التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر)

یعنی وہ اُم یوسف پھر کبھی بیمار نہ ہوئی یہاں تک وہ آخری بیماری تھی جس میں فوت ہوئی۔

سند الحدیث: حضرت امام قاضی عیاض رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ بول مبارک پینے والی روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔[132]

براز مقدس:اُم المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو عرض کی کہ :

إنك تأتي الخلاء فلا نرى شيئا من الأذى إلا أنا نجد رائحة المسك

یعنی یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھتی ہوں آپ کی فراغت کے بعد اس میں کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ میں اس سے مشک کی سی خوشبو پاتی ہوں۔

اس کے جواب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ

إنا معشر الأنبياء نبتت أجسادنا على أرواح أهل الجنة، وأمرت الأرض ما كان منا أن تبتلعه[133]

یعنی ہم انبیاء علیہم السلام وہ ہیں جن کے اجسام اہل جنت کی ارواح پر ہوتے ہیں اس سے جو کچھ خارج ہوتا ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

---

130 (التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، کتاب الطهارة، الباب بيان النجاسات والماء النجس، 46/1، موسسة قرطبة، الطبع الاولی 1416ھ1995م)

131 (التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، کتاب الطهارة، الباب بيان النجاسات والماء النجس، 46/1، موسسة قرطبة، الطبع الاولی 1416ھ1995م)

132 (شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً باب، اما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه، 65/1، دار الكتب العلمية البطع الاولی 1421ھ)

133 (کنز العمال، الباب جامع الانبیاء، 473/12، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

تصدیق وتائید از حدیث

مروی ہے کہ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ فَابْتَلَعَتْ غَائِطَهُ وَبَوْلَهُ وَفَاحَتْ لِذَلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [134]

یعنی حضور سرورِ عالم ﷺ جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی ہے وہ آپ کے بول و غائط شریف کو نگل جاتی اسی لئے وہاں سے خوشبو مہکتی رہتی تھی۔

فضلہ اقدس کے ڈھیلے کی خوشبو: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک سفر میں حضور ﷺ کے ہمرکاب (ہمسفر) تھے۔ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی اور میں وہاں گیا جہاں سے آپ واپس آئے تھے وہاں کسی پائخانہ و پیشاب کا اثر نہ پایا ایک ڈھیلا دیکھا جس کو میں نے اُٹھالیا تو اس ڈھیلے سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آئی۔ (جمالِ با کمال صفحہ 39، 38)

ہرجمعہ فضلہ پاک کا ڈھیلہ خوشبو سے مہکتا: حضرت ملا علی قاری "شارح مشکوٰۃ شرح شفاء جلد 1 صفحہ 162" کا بیان گزرا کہ وہ صحابی تین ڈھیلے پڑے (فارغ از استنجاۓ حبیب ﷺ) گھر لائے وہ خود فرماتے ہیں کہ:

إذا جئت يوم الجمعة المسجد أخذتهن في كمي فتغلب رائحتهن روائح من تطيب وتعطر [135] (شرح الشفاء)

یعنی جب میں جمعہ کے دن مسجد میں آتا تھا تو وہ ڈھیلے آستین میں ڈال کر لاتا ان کی خوشبو ایسی مہکتی کہ تمام عطر اور خوشبو لگانے والوں کی خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

فائدہ: یہ کمال بے کمال اُمتی کو عبرت کے لئے کافی ہے کیونکہ مصطفی ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کا ڈھیلہ صحابہ کو جمعہ کی خوشبوئے سنت کے لئے کسی عطر و کستوری کی ضرورت نہ رہی بلکہ وہ تو دوسری خوشبوؤں پر اپنے نبی پاک ﷺ کے بیت الخلاء مبارک کے ڈھیلے کو ترجیح دے رہا ہے۔

سچ ہے وہ صحابی تھا وہابی نہ تھا

سوال: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فضلاتِ رسول ﷺ کی روایت از ابن علوان موضوع ہے ہم صرف حدیث کے موضوع ہونے کی وجہ سے منکر ہیں اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔

جواب: یہ صرف زبانی بات ہے ورنہ ہم اسی طہارۃ فضلات کو صحیح ثابت کر دکھاتے ہیں۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے وہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ امام بیہقی کا قول درست نہیں کیوں کہ یہی حدیث سات سندات صحیحہ سے مروی ہے اس کے بعد سات سندات بیان فرمائیں۔ فقیر اُویسی غفرلہ ان کی تلخیص کر کے لکھتا ہے۔ [136]

نقشہ سبع سندات

---

[134])۔ شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خلقا و خلقا باب، اما نظافۃ جسمہ وطیب ریحہ وعرقہ، 63/1، دار الکتب العلمیۃ البطع الاولی 1421ھ)

[135])شرح الشفا، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خلقا و خلقا باب، اما نظافۃ جسمہ وطیب ریحہ وعرقہ، 170/1، دار الکتب العلمیۃ البطع الاولی 1421ھ)

[136])(الخصائص الکبری، المعجزات و الخصائص فی خلقہ الشریف ﷺ، 121/1، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت)

حوالہ	سند کا متن	نمبر شمار
ابو نعیم	اسماعیل۔ عتبہ۔ محمد۔ ام سعد۔ عائشہ صدیقہ	۱
ابو نعیم	محمد۔ علی۔ زکریا۔ شہاب۔ عبد الکریم۔ ابو عبد الکریم۔ کنیز عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)	۲
حاکم فی المستدرک	مخلد۔ محمد۔ موسیٰ۔ ابراہیم۔ المنہا (لی کنیز عائشہ صدیقہ)	۳
دار قطنی فی الافراد	محمد بن سلیمان باہلی۔ محمد بن حسان اموی۔ عبدہ بن سلیمان ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ از (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ ہے ابن دحیہ نے الخصائص میں اس سند کو لانے کے بعد فرمایا یہ سند ثابت ہے محمد بن حسان بغدادی ثقہ ہے اور صالح شخص ہے اور عبدہ شیخین کے راویوں سے ہے۔	۴
حکیم ترمذی	عبد الرحمن بن قیس زعفرانی، عبد الملک بن عبد اللہ بن ولید از ذکوان (مرسلا)	۵
	یہ سند امام سیوطی وفد جنات میں لائے ہیں	۶
	وہی سند جسے سوال میں موضوع کہا گیا	۷

محدثانہ بحث: فضلاتِ مبارکہ کی احادیث مبارکہ فضائل و کمالات پر مشتمل ہیں عشاق کے لئے تو دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ

عاشقا ن را بدلیل چه کار

مشہور مقولہ ہے اہلِ ظواہر بالخصوص وہابیت دیوبندیت سے متاثر عوام سے گزارش ہے کہ فن حدیث کا قاعدہ ہے کہ

(۱) فضائل میں احادیث ضعیفہ بلکہ وہ موضوعہ جن کا مضمون احادیث صحیحہ سے مُؤَیَّد و مُوثَق (مطابقت رکھتا) ہو وہ قابل قبول ہیں۔[137]

(۲) ان روایات میں احادیث صحیحہ بھی ہیں جس سے باقاعدہ حدیث ضعیف بھی ہو کر مَعْناً (معنی کے اعتبار سے) صحیح ہو جاتی ہے۔

(۳) کسی حدیث کی ضعیف یا موضوع سند ہو اس کی دیگر سند دوسرے ثقہ راویوں سے مستند ہو جائے تو وہ حدیث بھی حسن لغیرہٖ ہو کر صحیح ہو جاتی ہے۔[138]

(۴) کسی حدیث کا کسی محدث بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک ضعیف موضوع ہونا قادح نہیں کیوں کہ اس محدث یا محدثین کے علم یا اس کے شرائط پر حدیث ضعیف یا موضوع ہو لیکن ممکن ہے کہ دوسرے محدثین کے علم یا ان کے شرائط پر صحیح ہو۔ جیسے حدیث فضلہ (براز) میں حدیث کو امام بیہقی نے موضوع کہہ دیا لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے سات سندات سے صحیح ثابت کر دکھلایا۔

(۵) الحدیث من حیث الحدیث کو بلا تحقیق حدیث ضعیف یا موضوع کہہ دینا من وجہ سرکار دوعالم ﷺ کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ اس سے حضور ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں بلکہ کئی ایسے واقعات ہو گزرے ہیں مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ بدھ کے دن ناخن کٹوانے سے برص پیدا ہوتا ہے۔

---

[137] (المنهج النقد، الفصل الثاني في انواع الحديث المردود، 293/1، دار الفكر، دمشق – سورية، الطبعة: الثالثة، 1401 هـ 1981 م)

[138] (تيسير مصطلح الحديث، المطلب الاول: الخبر المقبول، 66/1، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع الطبعة: الطبعة العاشرة 1425هـ 2004م)

حدیث کی بے ادبی کی سزا: ایک عالم دین بدھ کو ناخن کٹوار ہے تھے کسی نے روکا تو جواب دیا کہ جس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے وہ صحیح نہیں فوراً برص میں مبتلا ہو گئے۔ رات کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی اپنے حال کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میری حدیث نہیں سنی تھی ۔عرض کی میرے نزدیک وہ حدیث صحت کو نہ پہنچی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث ہمارے نام سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر اس کے بدن پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ شخص تندرست ہو گیا اُسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سن کر ایسی مخالفت نہ کروں گا۔[139]

(نسیم الریاض ،شرح شفاء)

باقی قوانین فقیر کی کتاب "شہد سے میٹھا محمد نام" میں پڑھئے۔

انتباہ: انہی قوانین کی لاج رکھتے ہوئے ہر اُمتی کا فرض ہے کہ وہ حضور ﷺ کے فضلات مبارک کے کمالات میں بدگمانی نہ کرے اگر کسی کی قسمت ازل سے ماری ہوئی ہے وہ جانے اور اس کا خدا۔

ناف بریدہ: ہر انسان کو یقین ہے کہ پیدائش کے وقت اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اس لئے کہ اس ناف کے ذریعے ہر انسان حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حمل میں ہر انسان خون پی کر زندہ رہتا ہے۔ یہ اسی خون کے پینے کی علامت ہے کہ اس کی ناف کاٹی جاتی ہے اور پھر اُصولِ طب پر اسی خون کے اثرات سے ہر انسان چیچک کا شکار ہوتا ہے ورنہ کم از کم اس کے بخار کے حملہ سے تو کوئی انسان بھی نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ شرح اسباب (کتابِ طب) میں ہے کہ حضور ﷺ کو اس خون سے خوراک نہ دی گئی اسی لئے آپ چیچک کے مرض سے محفوظ تھے اس لئے ناف بریدہ پیدا ہوئے

انسان کے لئے خروجِ ریح ایسی گندی بیماری ہے اسے مجلس میں سو بار چھپاؤ نہ چھپائے چھپتی ہے اور نہ روکے روکتی ہے اگر روکو تو ہزار بیماریاں لاتی ہیں اور جب خارج ہوتی ہے اہل مجلس ہزاروں لعنتیں بھیجتے ہیں خدا نہ کرے کسی صاحب کا ہاضمہ گڑبڑ نہ ہوا گر بدہضمی کی صورت میں اس کا خروج ہو تو اہل مجلس محسوس کرتے ہیں کہ ہفتہ بھر کے مردار کی بدبو بھی اس سے ہزاروں بار پناہ مانگتی ہے اور اس کا کسی کو انکار ہو تو بتائے۔ اس کے بعد حبیب کبریا ﷺ کے متعلق بتائے کہ آپ ﷺ بشر ہیں لیکن ریح جیسے غلیظ عارضہ سے منزہ اور پاک ہیں۔ (لیکن اس بدبخت کو کون سمجھائے جو عقیدہ رکھتا ہے کہ نفس بشریت میں ہم سب برابر ہیں نبی غیر نبی میں کوئی فرق نہیں) (فتاویٰ رشیدیہ تقویۃ الایمان ملخصاً)

مادۂ منویہ: یہ وہ مادہ ہے کہ جس کا نام لینا حیاء شرم محسوس ہوتی ہے اسے یار لوگوں نے عوام (بشر) کے لئے پاک کہہ دیا ممکن ہے کہ اگر حضور ﷺ کے لئے کہا جائے کہ آپ کا یہ مادہ مقدس و منزہ تھا تو سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ روایت پیش کر دیتے ہیں جسے فقیر مقدمہ ہذا میں لکھ کر اس کا تفصیلی جواب عرض کر چکا ہے۔ (فلینظر ثمہ)

غسالۂ رسول ﷺ بی بی سلمہ رضی اللہ عنہا کی نظر میں

[139] (نسیم الریاض ،فصل فی نظافۃ جسمہ ،5/2، دار الکتب العلمیۃ ،الطبع الاولی 1421ھ 2001م)

حضرت علامہ بدر الدین محقق احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا کہ طبرانی کی روایت اوسط سے سلمیٰ زوجہ ابو رافع سے حضور ﷺ کا غسل مبارک کا مستعمل پانی پینا ثابت ہے جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بدن پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی۔(ترجمہ از انوار الباری صفحہ 86)

حدیث شریف: حضور سرور عالم ﷺ نے غسل فرمایا تو بی بی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں تو میں نے آپ ﷺ کا غسل کا پانی پیا آپ کو اطلاع ملی آپ ﷺ نے فرمایا: اذْهَبِي، فَقَدْ حَرَّمَكِ اللَّهُ بِذَلِكَ عَلَى النَّارِ[140]

یعنی جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا۔

مدینہ پاک کے در و دیوار: اب بھی مدینہ منورہ کے در و دیوار سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقانِ حبیب خدا رسول اکرم ﷺ شامۂ (سونگھنے کی حس) محبت سے سونگھا کرتے ہیں۔

شبلی کہ یکے از علمائے صاحب وجدان است می گوید کہ تربت مدینہ را نفخۂ خاص است کہ در ہیچ

مشک و عنبر نیست۔[141] (جذب القلوب صفحہ 10)

یعنی حضرت شبلی جو صاحب علم و وجدان ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی مبارک میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: علامہ مرحوم نے فرمایا کہ:

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است   دے خنک شہرے کہ دروے دلبر است

حضرت عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حضرت ابو عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بطيب رسول الله طاب نسيمها ... فما المسك ما الكافور ما المندل الرّطب

یعنی رسول اکرم ﷺ کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی ہوا ایسی خوشبودار ہو گئی ہے کہ کستوری کا عطر صندل تر و تازہ کی کیا مجال۔

یاقوتی بیان: حضرت یاقوت نے فرمایا کہ منجملہ خصائص مدینہ طیبہ کے ایک یہ ہے کہ وہاں خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے اور وہاں کی بارش کی وہ محبوب و مرغوب خوشبو ہے جو دوسرے شہروں کی بارش میں ایسی خوشبو نہیں ہوتی۔

ابن بطال نے فرمایا: حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک مبارک اور در و دیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے۔[142]

---

[140] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف ، باب من اسمه نصر ،92/9، الحديث 9221، المكتب الإسلامي ,دار عمار بيروت,عمان الطبعة: الأولى، 1405 1985)

[141] (جذب القلوب الی دیار المحبوب از عبد الحق محدث دهلوی، باب اول در ذکر اسمائے مدینه الخ ،ص15 ،کتابخانه مجلس شوری اسلامی، ایران)

[142] (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى، باب طابة و طيبة، جلد 1 ص 20 الى 21، دار الكتب العلمية –بيروت، دار الكتب العلمية بيروت)

فقیر اُویسی غفرلہ: فقیر اُویسی غفرلہ' کو مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری کا شرف نصیب ہوا۔اللہ واحد شاہد ہے کہ مدینہ پاک کی نرالی خوشبو کا احساس دل ودماغ سے نہیں اُترتا لیکن اس احساس کے لئے بھی دولت ایمان وعشق ضروری ہے اسی لئے حضرت قاضی عیاض رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

أَوّل أَرْض مَسّ جِلْد الْمُصْطَفى تُرَابهَا أن نعظم عَرَصَاتُهَا وَتُتَنَسَّم نَفَحَاتُهَا

وَتُقَبّل رُبُوعُهَا وَجُدُرَاتُهَا يَا دَار خَيْر الْمُرْسَلِين

یعنی جس سرزمین اقدس کو حضور ﷺ کے جسم اطہر کا چھونا نصیب ہوا لازم ہے کہ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے اور اس کی ہوائیں سونگھی جائیں اور اس کے درودیوار کو چوما جائے۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "محبوبِ مدینہ" میں ہے۔

بے ایمانی کی نشانی: مدینہ طیبہ کی خوشگوار فضا جسے نہیں بھاتی وہ اپنے اُوپر ماتم کرے کیوں کہ حضور ﷺ کے شہر کی فضاء منافقین کو نہ بھائی۔ آج ایمان کے مدعی کو اگر یہ فضاء مرغوب نہیں تو وہ انہی منافقین کا بھائی ہے۔

بی بی فاطمۃ الزھرا رضی تعالیٰ عنھا کی گواھی: حضور ﷺ کے دفن کے بعد بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت انس سے فرمایا: یاانس طابت نفسک ان تحثو علی رسول اللہ ﷺ التراب

یعنی اے انس تمہارا دل رسول پاک ﷺ کی نعش مبارک پر مٹی ڈالنے کے لیے کیسے آمادہ ہو گیا

اس کے بعد اخذت من القبر الشریف فوضعت علیٰ عینھا ونشدت

یعنی بی بی نے قبر شریف سے تھوڑی سی مٹی اُٹھائی اور آنکھوں پر لگا کر یہ شعر پڑھا:

ماذا علی من شمّ تربة أحمد ان لایشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لوانھا حبة علیا لایام حرن لیا لیا[143]

حضور ﷺ کی تربت کی خاک جو سونگھے گا اس کا کیا ہے اس کے لئے یہ ہے کہ زندگی بھر ایسی خوشبو نہ سونگھے گا۔ مجھ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہی مصائب روشن کونوں پر پڑیں تو وہ سیاہ راتیں بن جائیں۔

ولادت تمھاری ھماری: کسی کو یقین نہیں آتا تو اپنی ماں یا دایہ یا ہمسایوں کی بڑی بی بی گھر والوں میں سے اپنی پیدائش کا حال پوچھ لے تو یقین آئے گا کہ صاحب بہادر شکم مادر سے باہر تشریف لائے تو سر سے پاؤں تک گندگی، غلاظت اور کیچڑ سے لت پت۔ اگر صاحب بہادر کو نہلا یا نہ جاتا تو مکھیاں منٹوں میں بُرا حشر کر دیتیں لیکن............

[143] (سبل الھدی و الرشاد. الباب تنبیہات. 337/12. دار الکتب العلمیۃ بیروت–لبنان. الطبعۃ: الأولی، 1414 ھ 1993 م)

ولادت باسعادت: حدیث مبارکہ میں ہے کہ أنہ ﷺ خرج نظیفا، ما بہ قذر، رواہ ابن سعد۔[144] (مواہب لدنیہ)

غیر مقلدین کا نجس عقیدہ: حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کو طاہر و مطہر عالم اسلام کے جملہ علماء کرام مانتے ہیں لیکن غیر مقلدین وہابی کی نجاست بھری ذہنیت ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا بول مبارک ناپاک اور نجس ہے: جس حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابیہ نے حضور ﷺ کا بول مبارک پانی سمجھ کر نوش کر لیا جب اُس کو پتہ چلا تو سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہیں ہو گا اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لینے کے باوجود امام الوہابیہ عبداللہ روپڑی اپنے فتاویٰ میں لکھتا ہے۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیوں کہ غلطی سے پیا گیا ہے رہا آپ کا یہ فرمان کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہو گا۔ یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی اس لئے اس نجس چیز کو اس کے لئے شفاء بنا دیا۔ بہر حال اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔[145] (فتاویٰ اہلحدیث)

موج پہ آگئے: جس ذاتِ کریم ﷺ نے ناپاکوں کو پاک کیا جس کی گواہی قرآن مجید نے دی: وَيُزَكِّيهِمْ[146] (یہ وہابی موجی ہیں) کہ ان کے بول و براز مبارک کو ناپاک اور نجس کہا لیکن موج پہ آگئے تو کہہ دیا کہ گھوڑوں، اُونٹوں، بیلوں، بھینسوں، بھیڑوں وغیرہ جانوروں کے پیشاب اور منی وغیرہ پاک بلکہ ان کے مذہب پلید کا مطالعہ کیا جائے تو سراپا پلید ہی پلید ہے اگر کسی کو اعتبار نہیں تو پڑھ لے ان کی غذاؤں کے چند نمونے۔

جانوروں کی منی: کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔[147] (فقہ محمدیہ صفحہ 41)

پاک منی کھانا جائز: (مرد اور عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جب کہ منی پاک تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔[148] (فقہ محمدیہ جلد 1 صفحہ 41 ۔ مصنف مولوی ابو الحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے۔

بجو صید است۔[149] (عرف الجادی صفحہ 235) یعنی بجُّو[150] کھانا جائز ہے۔

منی ہر چند پاک است[151] (عرف الجادی صفحہ 10 وفقہ محمدی صفحہ 41) یعنی انسان اور جانوروں سب کی منی پاک ہے۔

---

[144] (مواہب اللدنیہ، باب، ومنھا: انہ وقع الي الارض رافعا اصبعيه 338/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[145] (فتاویٰ اہلحدیث مصنف عبداللہ روپڑی، 251/1، مطبوعہ سرگودھا)

[146] (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۲۹) **ترجمہ:** اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔

[147] (فقہ محمدیہ کلاں، مصنف محمد ابو الحسن، باب آدمی کی منی کے بیان میں، 41/1، در مطبع محمدی واقع لاہور، فقیر اللہ طبع نمود)

[148] (فقہ محمدیہ کلاں، مصنف محمد ابو الحسن، باب آدمی کی منی کے بیان میں، 41/1، در مطبع محمدی واقع لاہور، فقیر اللہ طبع نمود)

[149] (عرف الجادی من جنان ہدی الہادی، مصنف مولوی عبد المجید خان، ص 10، در مطبع شاہجہانی باواخر ماہ جمادی الاخرۃ، 1296، در حلیۂ انطباع بر کشید)

[150] (ایک بلی سے کچھ چھوٹا مردار خوار جانور، جو عموماً قبرستانوں میں رہتا ہے اور مردوں کو قبر سے نکال کر کھا جاتا ہے (اتنا سخت جان اور مضبوط ہوتا ہے کہ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے بھی نہیں مرتا)۔

کچھوا حلال ہے۔[152] (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ 133)

گوہ حلال ہے۔[153] (تفسیر ستاری صفحہ 436)

داڑھی والے مرد کے لئے عورت کا دودھ پینا جائز ہے۔[154] (روضۃ النبویہ صفحہ 236)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں کو حلال سمجھتے اور رسول اللہ ﷺ کے بول مبارک کو نجس کہتے ہوئے شرماتے بھی نہیں۔اس کی مزید تفصیل کے لئے "شترِ بے مہار وہابی" کا مطالعہ کیجئے

تم الکتاب بفضل التواب بحرمة الشفیع ﷺ یوم الحساب

هذا آخر مارقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

---

[151] (عرف الجادی من جنان ہدی الهادی، مصنف مولوی عبد المجید خان، ص243، در مطبع شاھجھانی باواخر ماہ جمادی الاخرة، 1296، در حلیۂ انطباع بر کشید)
(فقه محمدیه کلاں، مصنف محمد ابو الحسن، باب آدمی کی منی کے بیان میں، 41/1، در مطبع محمدی واقع لاہور، فقیر الله طبع نمود)

[152] (فتاویٰ ثنائیه، مصنف ثناء الله امرتسری، باب ہفتم مسائلِ متفرقه، 133/2، در مطبع شاھجھانی باواخر ماہ جمادی الاخرة، 1296، در حلیۂ انطباع بر کشید)

[153] (عرف الجادی من جنان ہدی الهادی، مصنف مولوی عبد المجید خان، ص10، در مطبع شاھجھانی باواخر ماہ جمادی الاخرة، 1296، در حلیۂ انطباع بر کشید)

[154] (نزل الابرار من فقه نبی المختار، مصنف وحید الزمان خان، ص77، جمعیت اهلسنت لاہور)